مرزا محمد ہادی رسوا کی

1899 میں آئی ناوِل اُمراؤ جان ادا

کوئی افسانہ نہیں

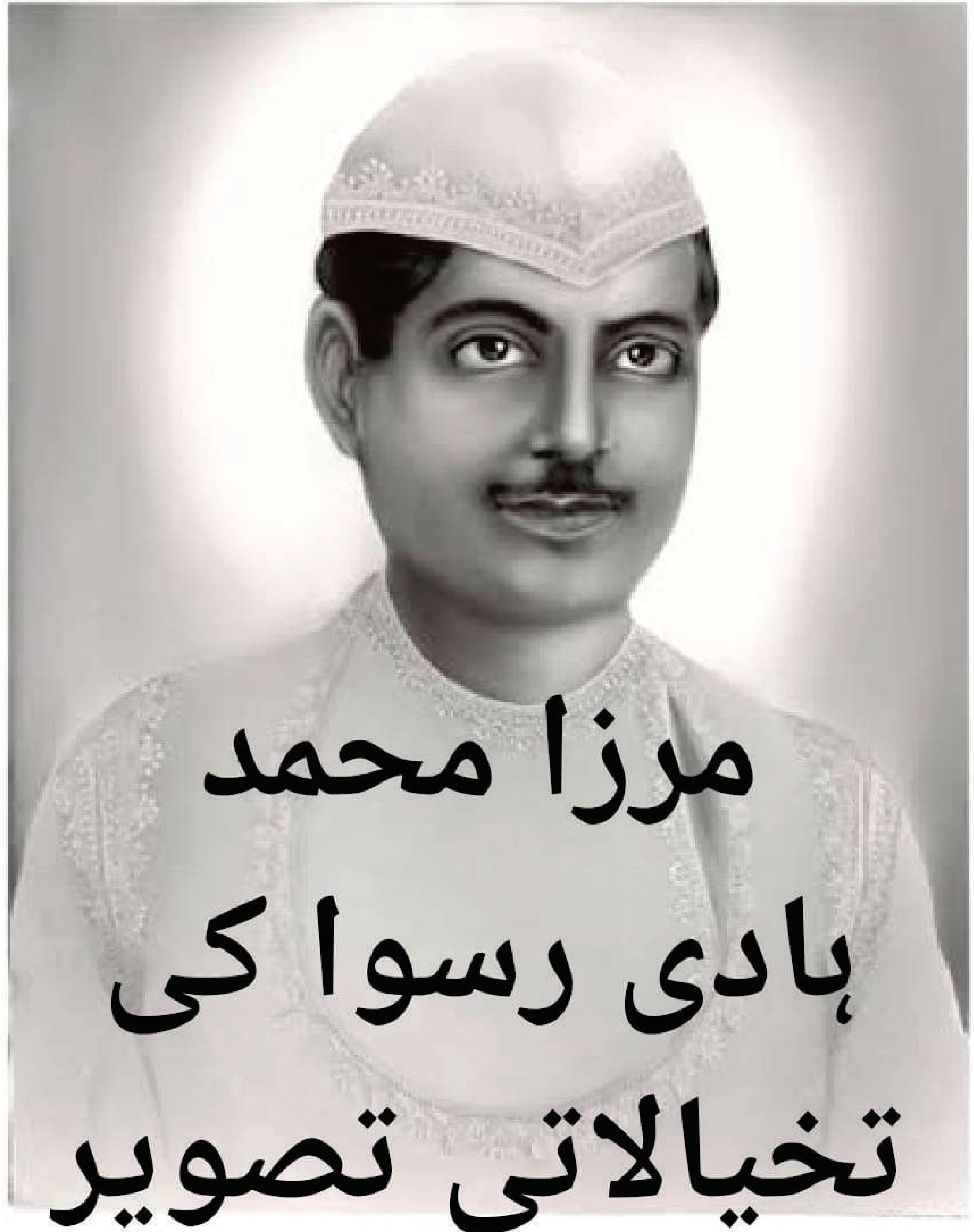
حقیقت

October 2024

Abdul Hameed Arain



dewhameed.29292@gmail.com
+91 9838547733



مرزا محمد ہادی رسوا کی تخیلاتی تصویر

مرزا محمد ہادی رسوا

Ibrahim A. Khan Asif

منشی کی کتاب ہے مصور ہے وہ نگار وش
ویسی ہی صورت ہے مرقع میں ویسی ہی تصویر بھی ہو

امراؤ جان ادا

منشی کی کتاب ہے مصور وہ نگار وش
جیسی تصویر ہو مرقع میں ویسی ہی تصویر بھی ہو

لکھنؤ کی ایک خواندہ و شائستہ طوائف کی سوانح عمری اسی کی زبانی
جس میں لکھنؤ کے طرز معاشرت کی ہو بہو تصویر کھینچ دی گئی ہے
اور اکثر مقامات کے بعینہٖ نقشے بہ شمول رسالات
کے مناسب حال چال اعلیٰ درجہ کا مذاق سلیم

مؤلفہ

عالیجناب مرزا رسوا صاحب بی اے

[illegible]

باہتمام منشی [illegible]

[illegible] پریس لکھنؤ میں چھپی

۱۹۳۳

مرزا محمد ہادی
رسوا
کی1899
میں آئی ناول
اُمراؤ جان
اداکوئی افسانہ
نہیں





امراؤ جان‘ طوائف لکھنؤ

بعض محققین
اُمراؤ جان ادا
ناول کواردو
زبان کا پہلا ناول
بھی
قرار دیتے ہیں

اِمیرَن / اُمراؤ

اُمراؤ جان

اُمراؤ جان ادا

اُمراؤ بیگم

،اُمراؤ بیگم

لکھنوی

مِرزا ہادی رسوا کی
ناول، اُمراؤ جان ادا
پر ہندوستان اور
پاکستان میں ایک
درجن سے زائد
فلمیں اور سیریل،
ڈرامے بن چکے ہیں

اُمراؤ جان ادا پر

پہلی فلم، کمال

امروہی نے

1972 میں،

پاکیزہ فلم بنائی تھی،

جس میں اہم کردار

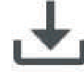
اداکارہ مینا کماری



https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D9%85%D8%A7%D9%84_%D8%A7%D9%85%D8%B1%D9%88%DB%81%DB%8C

پاکیزہ

مضمون بات کرنا

دیگر استعمالات کے لیے دیکھیں پاکیزہ (ضد ابہام) ۔

AI اس مضمون میں وہ تاریخی تصاویر شامل ہیں جنہیں عمل کے ذریعے بڑھایا گیا ہے ۔ (مارچ 2024) مزید جانیں

پاکیزہ (ہندوستانی تلفظ: [ˈpaːkiːzaː] ؛ ترجمہ۔ دی پیور ون) 1972 کا ایک ہندوستانی میوزیکل رومانٹک ڈرامہ ہے جسے کمال امروہی نے لکھا، ہدایت کاری اور پروڈیوس کیا ۔ اس فلم میں اشوک کمار اور راج کمار کے ساتھ مینا کماری نے مرکزی کردار ادا کیا ہے ۔ اس میں لکھنؤ میں مقیم طوائف صاحب جان کی کہانی بیان کی گئی ہے ۔ ٹرین میں سوتے ہوئے، صاحب جان کو ایک اجنبی سے ایک نوٹ ملا جس میں اس کی خوبصورتی کی تعریف کی گئی تھی۔ بعد میں، ایک ٹوٹی ہوئی کشتی سے نکال کر، وہ ایک خیمے میں پناہ لیتی ہے اور اسے اس کے مالک کا پتہ چلتا ہے، سلیم نامی فارسٹ رینجر نے خط لکھا تھا۔ صاحب جان اور سلیم شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے صاحب جان کے پیشہ ورانہ پس منظر سے تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔

A Masterpiece Of Classic Indian Cinema

KAMAL AMROHI'S

Pakeezah

written, produced & directed by
KAMAL AMROHI
music by
LATE GHULAM MOHAMMED

पाकीज़ा

https://pnb.wikipedia.org/wiki/%D9%BE%D8%A7%DA%A9%DB%8C%D8%B2%DB%81_(%D9%81%D9%84%D9%85)

https://youtu.be/nP_o80GTA18?si=9iJK9n5owLuuOMFL

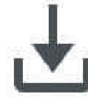
سن 1981 میں،
مشہور فلم ہدایت
کار، مظفر علی نے
اُمراؤ جان نام سے
فلم بنائی، جس میں
اُمراؤ جان کے
کردار میں، اداکارہ



https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%B8%D9%81%D8%B1_%D8%B9%D9%84%DB%8C

عمراؤ جان (1981 فلم)

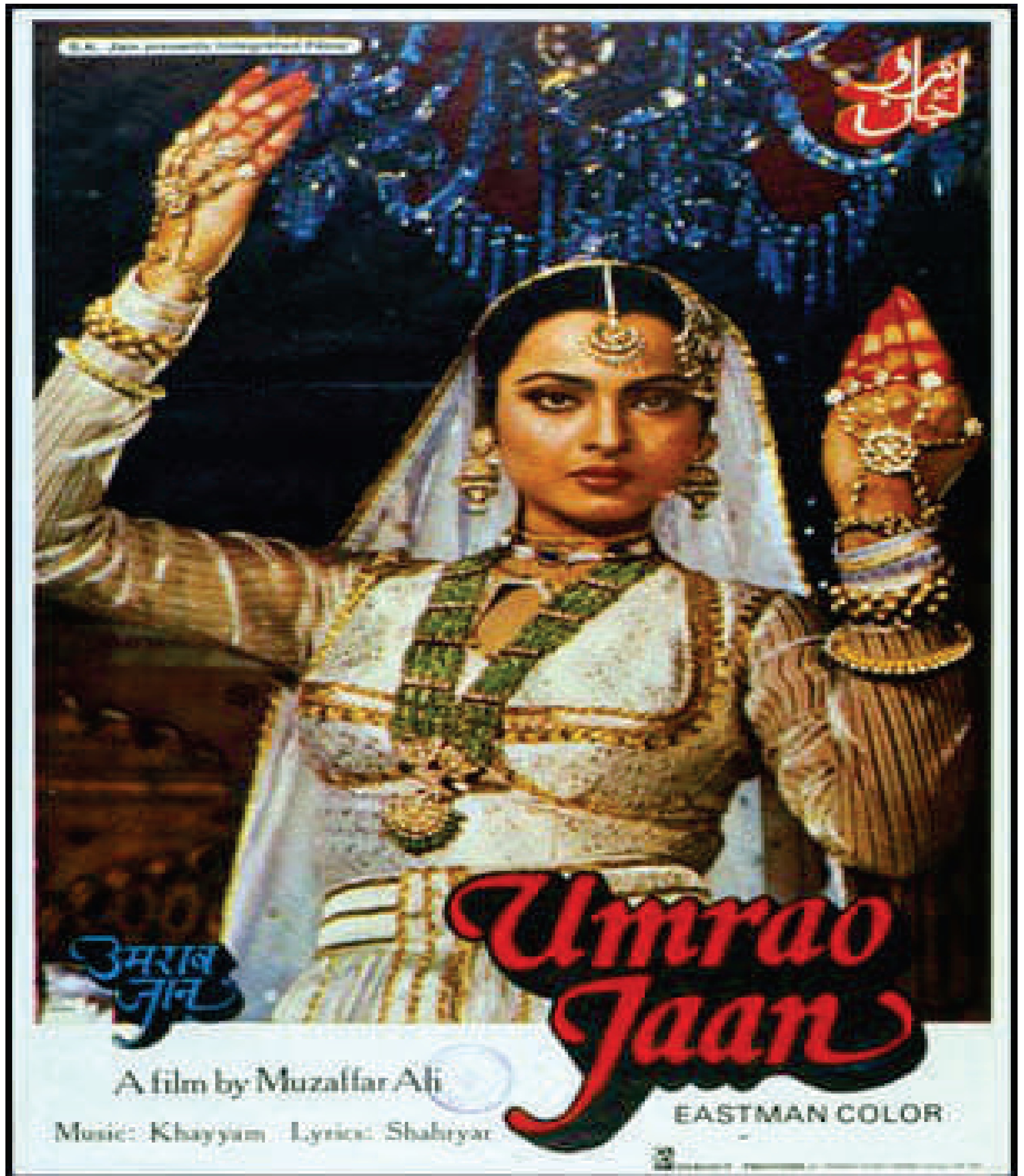
مضمون　　بات کرنا

یہ مضمون 1981 میں مظفر علی کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم کے بارے میں ہے۔ 2006 کی فلم کے لیے، عمراؤ جان (2006 کی فلم) دیکھیں ۔ دیگر استعمالات کے لیے دیکھیں عمراؤ جان ۔

 اس مضمون میں گرامر، اسلوب، ہم آہنگی، لہجہ، یا املا کے مزید جانیں　نگ کی ضرورت ہو سکتی ہے ۔ *(اکتوبر 2023)*

عمراؤ جان 1981 کی ایک ہندوستانی دور کی میوزیکل ڈرامہ فلم ہے جس کی ہدایت کاری مظفر علی نے کی تھی اور اس میں ریکھا نے ایک نامور کردار ادا کیا تھا۔ 1905 کے اردو ناول عمراؤ جان ادا پر مبنی یہ فلم لکھنؤ کے ایک طوائف اور شاعر کی کہانی بیان کرتی ہےاور اس کی شہرت میں اضافہ۔

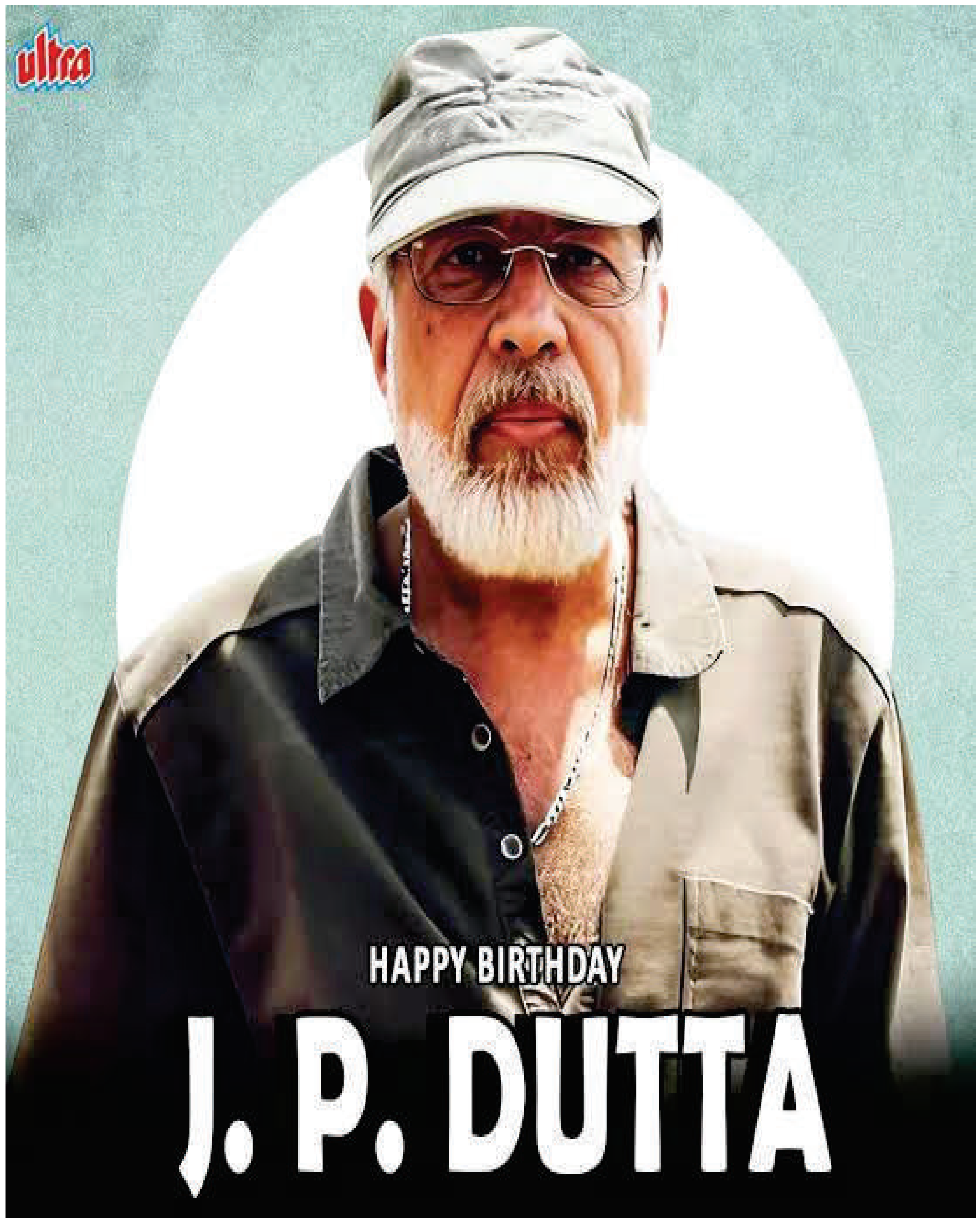


https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%85%D8%B1%D8%A7%D8%A4_%D8%AC%D8%A7%D9%86_(1981_%D9%81%D9%84%D9%85)

https://youtu.be/FmIKhpGgJCs?si=bdiPb_dTHpnUGIFX

https://youtu.be/dg06_eHqInA?si=-g_7LyRqbt9-oxZ6

سن 2006 میں،
فلم ہدایت کار جِے پِی
دَتّا نے، دوبارہ اُمراؤ
جان فلم بنائی، جس
میں اُمراؤ جان کے
کردار کو، اداکارہ
ایشوریہ رائے نے ادا
کیا



https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AC%DB%92_
%D9%BE%DB%8C_%D8%AF%D8%AA%DB%81

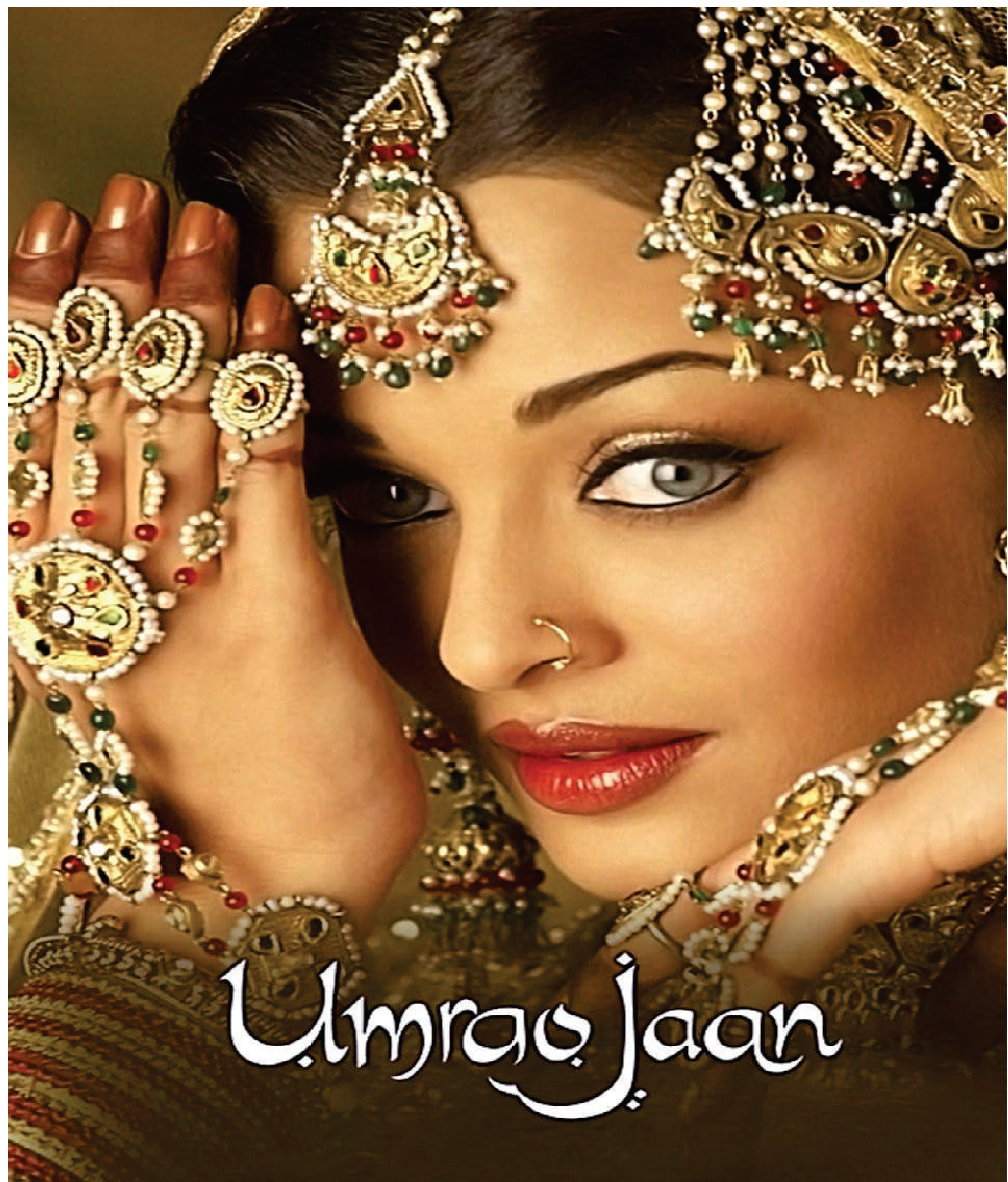
عمراؤ جان (2006 فلم)

مضمون بات کرنا

文A   

یہ مضمون 2006 میں جے پی دتہ کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم کے بارے میں ہے۔ 1981 کی فلم کے لیے دیکھیں عمراؤ جان (1981 کی فلم)۔

عمراؤ جان ایک 2006 کی ہندوستانی دور کی میوزیکل رومانٹک ڈرامہ فلم ہے جسے جے پی دتہ نے پروڈیوس اور ڈائریکٹ کیا ہے، جو اردو ناول *عمراؤ جان ادا* پر مبنی ہے، اور اس عنوان کےمشہور طوائف کے بارے میں ہے۔ ایشوریا رائے نے مرکزی کردار میں اداکاری کے ساتھ ابھیشیک بچن ، شبانہ اعظمی ، سنیل شیٹی ، دویا دتہ ، ہمانی شیو پوری اور کلبھوشن کھربندہ معاون کردار ادا کر رہے ہیں۔



https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%85%D8%B1%D8%A7%D8%A4_%D8%AC%D8%A7%D9%86_(2006%D8%A1_%D9%81%D9%84%D9%85)

https://youtu.be/WI7Nf-VEhFQ?si=ZOicXya_NWi_VuTy

سن 1900 عیسوی

تک ،پرتاپ گڑھ کے

چَوک کے چاروں طرف

جتنا بڑا شہر آباد تھا، اُس

کا ایک چوتھائی حصہ

پرتاپ گڑھ کے ڈپٹی

کمشنر نے ، اُمراؤ جان

کو دے دیا تھا، جو تقریباً

شہر میں دی گئی،
60 بِیگھا زمین، جو
چَوک کے شمال
مغربی میں ہے، محلہ
بیگم وارڈ کے نام سے
آج موجود ہے، چَوک
کے جنوب مغرب میں
ضلع کی مارکیٹ تھی
اور آج بھی ہے

چَوک کے مشرق
میں، 3 سو میٹر کے
فاصلے پر، اُس وقت
شہر کے باہر، ضلع
جیل تھی اور آج بھی
ہے، چَوک کے جنوب
میں، ایک کلومیٹر
کے فاصلے پر پرتاپ
گڑھ کا ریلوے
اسٹیشن ہے

چَوک کے مغرب
میں سوا کلومیٹر کے
فاصلے پر، ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کا آفس
ہے، ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کے آفس
سے متصل کلکٹری،
دیوانی اور فوجداری
عدالتیں ہیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے
آفس سے ایک کلومیٹر
کے فاصلے پر،
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا
بنگلہ ہے، بنگلے سے
پانچ سو میٹر کے
فاصلے پر، اُمراؤ جان
کو 16 بِیگھا زمین،
ڈپٹی کمشنر نے دیا تھا

ڈپٹی کمشنر نے اُسی
16 بِیگھا زمین کے
بیچ میں ہی ، ایک
عالی شان بنگلہ بنوا
کر، اُمراؤ جان کو دیا
تھا، جِسے بیگم ہاؤس
کے نام سے جانا جاتا
تھا، اَب بَنگلہ کے نام
سے مشہور ہے

برطانوی حکومت نے
پرتاپ گڑھ کے ڈپٹی
کمشنر کے ذریعہ،
اُمراؤ جان کو 500
بِیگھا زمین تحصیل
کُنڈا سے 20
کلومیٹر اور شہر سے
55 کلومیٹر دُور
قصبہ کوڈراسل میں

Kodrasal

Block / Tehsil → Kunda

District → Pratapgarh

State → Uttar Pradesh

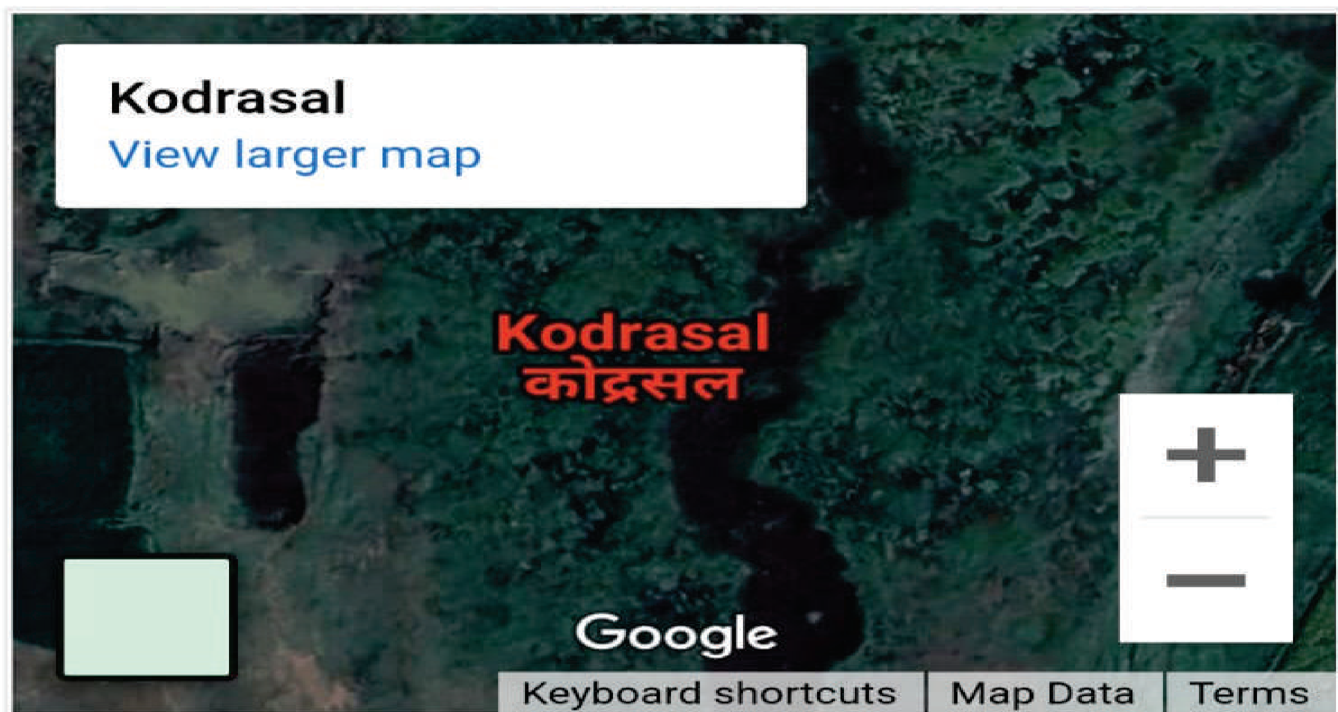
About Kodrasal

According to Census 2011 information the location code or village code of Kodrasal village is 158580. Kodrasal village is located in Kunda tehsil of Pratapgarh district in Uttar Pradesh, India. It is situated 20km away from sub-district headquarter Kunda (tehsildar office) and 55km away from district headquarter Pratapgarh. As per 2009 stats, Kodrashal is the gram panchayat of Kodrasal village.

The total geographical area of village is 94 hectares. Kodrasal has a total population of 1,852 peoples, out of which male population is 969 while female population is 883. Literacy rate of kodrasal village is 55.72% out of which 65.84% males and 44.62% females are literate. There are about 296 houses in kodrasal village.

Kunda is nearest town to kodrasal village for all major economic activities.

Google Map of Kodrasal



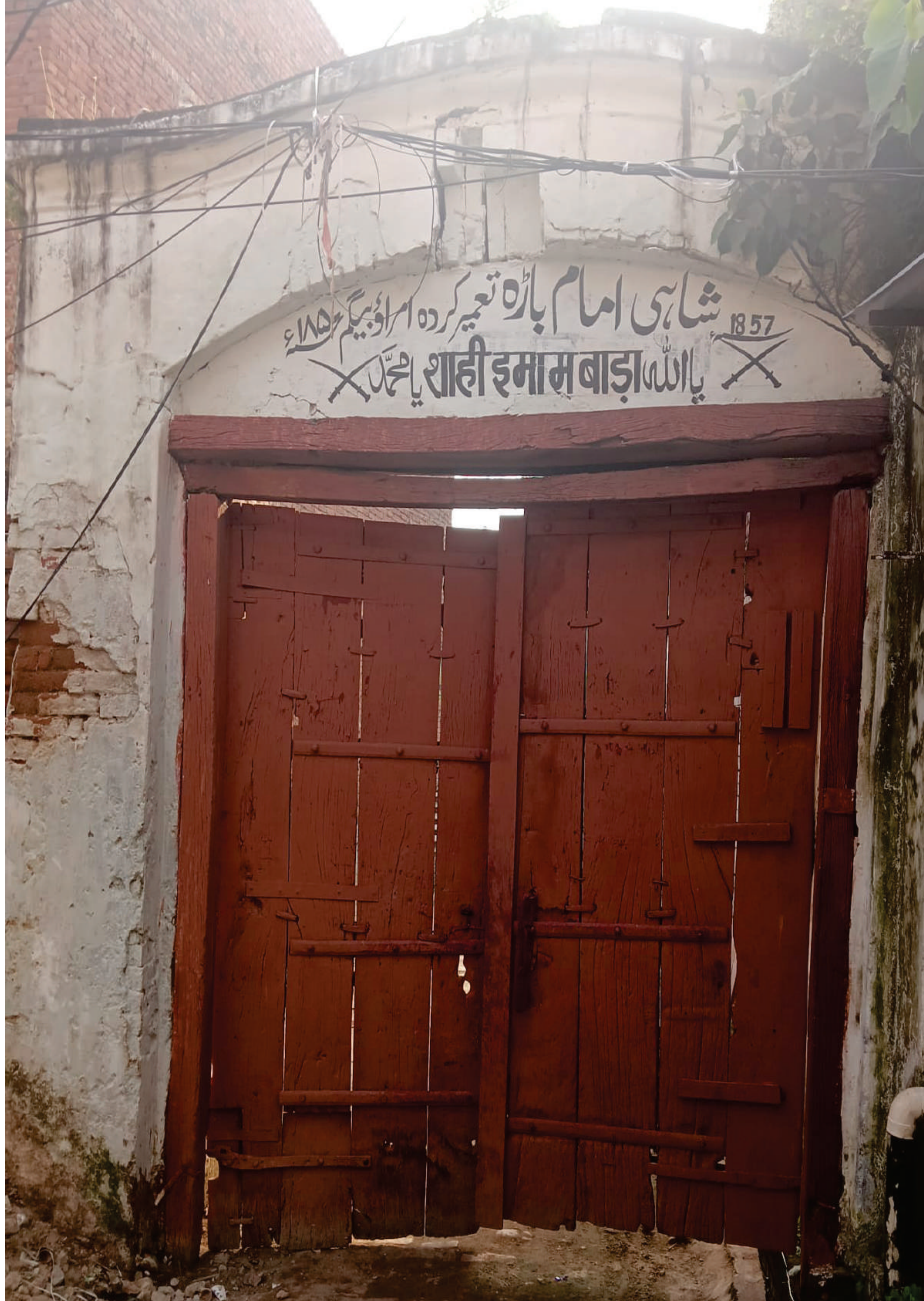
The Map data on this website is provided by Google Maps, a free online map service one can access and view in a web browser.

Population of Kodrasal

Particulars	Total	Male	Female
Total Population	1,852	969	883
Literate Population	1,032	638	394
Illiterate Population	820	331	489

https://maps.app.goo.gl/EPPrGyLNcf6eTx2UA

محلہ بیگم وارڈ میں
ہی، اُمراؤ جان کا امام
باڑہ اور امام باڑے کے
ٹھیک سامنے اُن کی
مسجد، مسجد بیگم وارڈ
کے نام سے مشہور
ہے، بیچ میں بازار سے
بیگم وارڈ محلے میں
جانے والا راستہ ہے


1857
شاہی امام باڑہ تعمیر کردہ امراؤ بیگم ۱۸۵۷ء
یا اللہ शाही इमामबाड़ा یا محمدؐ


اللهم فتح لى ابواب رحمتك





مسجد بیگم وارڈ، اِس
لئے بہت مشہور ہے کہ
شہر کے قلب میں ہے
اور شہر کی مارکیٹ
میں موجود ہے، یہ
مسجد 31 اکتوبر
1918 کو وقف کی
گئی تھی

ضلع پرتاپ گڑھ کی
یہ تمام 576 بِیگھا
زمینیں، 1860
عیسوی تک برطانوی
حکومت نے ضلع کے
پہلے ڈپٹی کمشنر کے
ذریعہ، اُمراؤ جان کو
دے دی تھی

جان میکانٹائر اینڈریو کی تفصیلات

پرتاپ گڑھ، اتر پردیش کے پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) جان میکانٹائر اینڈریو تھے۔ وہ برٹش انڈین سول سروس کے افسر تھے جنہوں نے 1858 سے 1860 تک پرتاپ گڑھ کے پہلے ڈی ایم کے طور پر خدمات انجام دیں

ایک-وہ 1828 میں سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوئے
دو-وہ 1849 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی سروس میں شامل ہوئے
تین-انہوں نے پرتاپ گڑھ کے پہلے ڈی ایم بننے سے پہلے شمال مغربی صوبوں (اب اتر پردیش) میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں

چار-ڈی ایم کے طور پر اپنے دور میں، انہوں نے ضلعی انتظامیہ، ریونیو سسٹم، اور لاء اینڈ آرڈر مشینری کے قیام کی نگرانی کی

پانچ-اس نے خطے میں 1857 کی ہندوستانی بغاوت کو دبانے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا

چھ-پرتاپ گڑھ کے ڈی ایم کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد، وہ الہ آباد اور فتح پور سمیت اتر پردیش کے دیگر اضلاع میں خدمات انجام دینے چلے گئے

سات-وہ 1885 میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور اسکاٹ لینڈ واپس آئے جہاں 1911 میں ان کا انتقال ہوگیا

The first District Magistrate (DM) of Pratapgarh, Uttar Pradesh was John McIntyre Andrew. He was a British Indian Civil Service officer who served as the first DM of Pratapgarh from 1858 to 1860.

{Here are some details about John McIntyre Andrew}

A-He was born in 1828 in Scotland

B-He joined the East India Company's service in 1849

C-He served in various positions in the North-Western Provinces (now Uttar Pradesh) before becoming the first DM of Pratapgarh

D-During his tenure as DM, he oversaw the establishment of the district administration, revenue system, and law and order machinery

E-He also played a key role in suppressing the Indian Rebellion of 1857 in the region

F-After serving as DM of Pratapgarh, he went on to serve in other districts of Uttar Pradesh, including Allahabad and Fatehpur

G-He retired from service in 1885 and returned to Scotland, where he passed away in 1911

پرتاپ گڑھ ضلع
1858 میں بنا
تھا، جان میکانٹائر
اینڈریو پرتاپ گڑھ
ضلع کے پہلے
ڈپٹی کمشنر بن کر
آئے تھے



Pratapgarh District

The district was established in the year 1858 with headquarter at Belha Pratapgarh. According to the Gazetteer, it was named Pratapgarh because of a fort built at Rampur by Raj Pratap Singh. The name Belha Pratapgarh was give by adding the two names Belha, the place of the ancient Belha Bhavani temple, situated on the banks of Sai River, and Pratapgarh.

پہلے ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کی پوسٹ
نہیں ہوا کرتی تھی،اُس
کی جگہ ڈپٹی کمشنر
ہوا کرتا تھا، ڈپٹی
کمشنر کی پوسٹ کو

ہی بیسویں صدی میں
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں
تبدیل کیا گیا تھا ہے

ہمارے ضلع پرتاپ گڑھ میں ایک بِیگھا زمین پاکستانی تقریباً 99 مرلہ زمین کے برابر ہوتی ہے، جو 2508 مربع میٹر ہوتی ہے

Unit Conversion

Home / Convert Bigha to Square Meter

Convert Bigha to Square Meter

One Bigha is equal to 2508.382079 Square Meter

Select State

Uttar Pradesh 

Select from unit

1 Bigha 

Select to unit

2508.382079 Square Meter 

مرلہ (اکائی)

مرلہ (اکائی) زمین کے رقبہ کی پیمائشی اکائیات میں ایک مشہور ترین اکائی ہے جو پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں رائج ہے۔

پیمائش

مختلف متبادل پیمائشی اکائیاں 

ایک مرلہ مختلف پیمائشی پیمانوں میں یوں متبادل ہے کہ:

- مربع فٹ = 272.251
- مربع میٹر = 25.2929
- مربع گز = 30.2501
- ایکڑ = 0.00625001

صوبہ اُتّر پردیش
کے پرتاپ گڑھ کا
گزٹیئر ہمارے پاس
موجود ہے، جو
376 صفحہ کا
ہے، جو صوبہ اُتّر
پردیش کے ویبسائٹ

UTTAR PRADESH DISTRICT GAZETTEERS



PRATAPGARH



DANGLI PRASAD VARUN
I. A. S.
State Editor

Published by the Government of Uttar Pradesh
(Department of District Gazetteers, U. P., Lucknow)
and
Printed at the Job Printers, Allahabad

1980

FOREWORD

The revised Gazetteer of district Pratapgarh is in your hands. The delays between the writing, printing, and final publication of this Gazetteer are regretable indeed. These were for many causes at various levels and are not excused for that account. Ordinarily, the delays could be explained away, or ignored, but such an attempt would only weaken our resolve and effectiveness in future. It will remain our concern to go deep into our lapses, hoping that our admissions would work towards better and timely results.

2. The Gazetteer could also have been up-dated with the figures of the Census of 1981 but this would hold up its publication by some years. District Gazetteer department is presently short of hands and there is a sizable lag of work of other districts. It is hoped that problems of the department will also be soon sorted out, our aims clarified, budget increased so that the Supplements to all the present Gazetteers based on latest socio-economic data are published within the decade.

3. The volume presents a broad and reliable profile useful for public concerned with the general affairs of the district. The Gazetteers are also much sought after documents containing material, widely acknowledged as primary source of information, on the geography, society and economy of the district.

4. Needless to say we will be obliged if suggestions for the improvement of the Gazetteer in the light of our common experience of forty years of nation's independence, are sent to the department

21st *December* 1987,
Jawahar Bhawan, Lucknow

D. S. RAWAT
STATE EDITOR

PREFACE

This is twenty-fourth in the series of revised District Gazetteers of the State of Uttar Pradesh, which are being published under a scheme jointly sponsored and financed by the Union and State Governments. Early accounts pertaining to the area covered by the Pratapgarh district were published in the Gazetteer of the Province of Oudh, various Settlement reports of the region and H. R. Nevill's *Pratapgarh : A Gazetteer* (Allahabad, 1904) and its supplements. A bibliography of the published works, used in the preparation of this Gazetteer, appears at the end of volume.

Since 1904, when the last Gazetteer was written great changes in diverse spheres have occurred of which the new Gazetteer has taken notice.

The census data of 1961 and 1971 have been used in the Gazetteer.

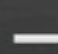
My thanks are due to the Chairman and members of the State Advisory Board, Dr P. N. Chopra, Editor, Gazetteers, Ministry of Education and Social Welfare, New Delhi, Government of India, as well as to all those officials and non-officials who helped in the bringing out of this gazetteer.

LUCKNOW :
October 20, 1976

D. P. VARUN
I. A. S.

ADVISORY BOARD

UTTAR PRADESH DISTRICT GAZETTEERS



PRATAPGARH



DANGLI PRASAD VARUN
I. A. S.
State Editor

Published by the Government of Uttar Pradesh
(Department of District Gazetteers, U. P., Lucknow)
and
Printed at the Job Printers, Allahabad

1980

لکھنؤ کی مشہور
طوائف عزیز النساء /
عزیزن بائی بھی،
1857 کے بغاوت
کے بعد ،لکھنؤ چھوڑ
کر، کانپور پہنچ کر،
اُمراؤ بیگم کے لورکی
محل میں رہنے لگیں

LURKEE MAHIL



Kanpur

THIS courtesan of Kanpur became a warrior & strategist when the Britishers came knocking!

Sugandhaa Pandey ·

04 Nov 2021 · 2 min read

Interestingly, the new *Umrao Jaan* will be Bollywood's fourth attempt at telling Ruswa's story. The first film came in 1958, called Mehndi, after which Zindagi Aur Toofan followed in 1975. Then came the 1981 classic by Muzaffar Ali.

The latest director J P Dutta says, "There is still a lot of speculation and awe about Umrao Jaan in Lucknow; whether she was really there, if she is a real character or Ruswa's imagination. Some people also say that she was Ruswa's mother."

In his opinion, Umrao Jaan left Lucknow for Bhairach district in 1858 after Lucknow fell to Britishers, and moved back only much later in life, at an old age.

Amaresh is convinced Umrao was real because he feels there is historic evidence backing him.

"The character of dacoit Fazal Ali existed and he was killed in 1856. He was from Gonda and people of Gonda fought against Britishers in 1857 during the revolt because they killed their leader. This fact is recorded in history."

In the book, Fazal Ali meets Umrao and falls in love with her after Nawab Sultan refuses to marry her.

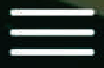
LUCKNOW: Fire Of Grace

The Story of its Renaissance, Revolution and the Aftermath

Amaresh Misra







In History, Shortform • 6 Minutes

The Tawaif Spy from the Siege of Cawnpore

This Day

Azizun Nisa: A Tawaif at Night, A Jasoos in Day

> The war for independence that took place in 1857 unveiled the unstoppable and indestructible courage of freedom fighters who were ready to sacrifice everything for their motherland. But little does history remember of a dancing girl who lived a double life - a tawaif at night, a jasoos in the day.






On one of his visits to Lurkee Mahil, he was awe-struck by the beauty of Azizun Nisa, a popular courtesan in Kanpur. Their mutual admiration for each other soon turned into a romantic affair and Azizun Nisa vowed to protect both Khan and his rebellious associates from the Britishers.

لورکی محل کے اپنے ایک دورے پر،
وہ کانپور کی ایک مشہور درباری
عزیز النساء کی خوبصورتی سے
حیران رہ گئے۔ ایک دوسرے کے لیے
ان کی باہمی تعریف جلد ہی ایک
رومانوی معاملے میں بدل گئی اور
عزیز النساء نے خان اور اس کے
باغی ساتھیوں کو انگریزوں سے
بچانے کا عہد کیا۔

فروری 1856 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ صوبہ اودھ کے الحاق کے ساتھ ہی گونڈا بہرائچ کمشنری میں ایک الگ ضلع بن گیا۔ الحاق خاموشی سے گزر گیا، حالانکہ گونڈا راجہ نے اس اقدام کو سخت ناپسندیدگی کا مظاہرہ کیا اور اسے گونڈا میں اپنا قلعہ چھوڑنے اور ضلعی افسر سے ملنے کے لیے مشکل سے آمادہ کیا گیا۔ اس کا خوف بالکل بے بنیاد ثابت ہوا کیونکہ اسے 80,000 روپے کی آمدنی پر اپنی پوری جائیداد کے لیے عملی طور پر مشغول ہونے کی اجازت دی گئی۔ کمشنر کا فوجی ہیڈکوارٹر سکورہ یا کرنل گنج تھا، لیکن سول سٹیشن گونڈا میں تھا۔ نظم و نسق قائم کرنے کے مقصد سے ڈپٹی کمشنر 1856 میں تحصیل اور تھانوں کے قیام میں

was undoubtedly the most impotent auxiliary cause of the outbreak of the freedom struggle of 1857.The immediate reaction of the British policy was seen in the district when colonel Boileau,the deputy commissioner was attacked and killed by one Fadal Ali.Though Fazal Ali had escaped at the time but was surprised and slain a few days after.Though this incident in the district,the district did not constitute a part of the first struggle for freedom,yet the resentment behind this was undoubtedly one of the causes of feverish excitement.The immediate reaction was seen in the district through this incident which may be said to have served as a prelude to the freedom struggle of 1857.

With the annexation of the province of Avadh by the East India company in February 1856 Gonda became a separate district in the Gonda-Bahraich Commissionership. Annexation passed off quietly,although the Gonda raja exhibited strong disapproval of the measure and was with difficulty persuaded to leave his fort at Gonda and meet the district officer. His fears proved quite unfounded for he was allowed to engage for practically the whole of his estate at a revenue of Rs 80,000. The military headquarters of the commissioner were a Sikraura or Colonelganj, but the civil station was at Gonda. With a view to establish order the deputy commissioner was engaged throughout 1856 in establishing tahsil and police stations with the settlement of land revenue and the multifarious work required for the purpose. As a matter of fact the administration that was established in Avadh

مصروف رہا جس میں لینڈ ریونیو کی تصفیہ اور اس مقصد کے لیے درکار متعدد کام تھے۔ درحقیقت اودھ میں جو انتظامیہ اس کے الحاق کے بعد قائم کی گئی تھی وہ خود انضمام سے زیادہ فعال عدم اطمینان کا ذریعہ تھی۔ پورے ملک میں غم و غصہ کی لہر پھیل رہی تھی اور اودھ کا الحاق بلاشبہ سب سے زیادہ نامرد معاون سبب تھا۔ 1857 کی جدوجہد آزادی کا آغاز۔ انگریزوں کی پالیسی کا فوری ردعمل ضلع میں اس وقت دیکھنے میں آیا جب کرنل بوائلو، ڈپٹی کمشنر پر ایک فضل علی نے حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا۔ اگرچہ فضل علی اس وقت فرار ہو گیا تھا لیکن حیرت زدہ ہو کر مارا گیا۔ چند دن بعد۔حالانکہ ضلع میں یہ واقعہ پہلی جدوجہد آزادی کا حصہ نہیں تھا، لیکن اس کے پیچھے ناراضگی بلاشبہ جوش و خروش کی ایک وجہ تھی۔ ضلع میں فوری ردعمل دیکھنے میں آیا۔ یہ واقعہ جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ 1857 کی جدوجہد آزادی کا پیش خیمہ تھا۔

was undoubtedly the most impotent auxiliary cause of the outbreak of the freedom struggle of 1857.The immediate reaction of the British policy was seen in the district when colonel Boileau,the deputy commissioner was attacked and killed by one Fadal Ali.Though Fazal Ali had escaped at the time but was surprised and slain a few days after.Though this incident in the district,the district did not constitute a part of the first struggle for freedom,yet the resentment behind this was undoubtedly one of the causes of feverish excitement.The immediate reaction was seen in the district through this incident which may be said to have served as a prelude to the freedom struggle of 1857.



Facebook · Tejaswini

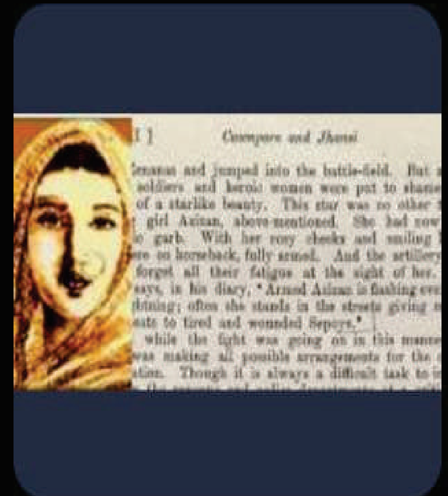
10+ reactions



Tejaswini - The Forgotten Women of 1857 Azizan Bai of Kanpur <3 ...

Azizun lived in the Lurkee Mahil, in Umrao Begum's house in Kanpur. Her mother was a courtesan in Lucknow. It is said...

4.8 ★★★★★ (17)



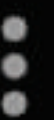
Cawnpore and Jhansi

...mean and jumped into the battle-field. But ...
...soldiers and heroic women were put to shame ...
...of a starlike beauty. This star was no other ...
...girl Azizan, above-mentioned. She had now ...
...garb. With her rosy cheeks and smiling ...
...on horseback, fully armed. And the artillery ...
...forget all their fatigue at the sight of her. ...
...says, in his diary, "Armed Azizan is flashing ...
...lightning; often she stands in the streets giving ...
...to tired and wounded Sepoys."
...while the fight was going on in this manner ...
...was making all possible arrangements for the ...
...tion. Though it is always a difficult task to ...



FairGaze

https://fairgaze.com › fgnews › a-c...



A Courtesan To Freedom Fighter: Azizan Bai [1 min read]

10 Jul 2021 — She later moved to Kanpur and lived in Lurkee Mahil in Umrao Begum's home. There is no recorded explanation throughout the entire existence ...



بنارس کے راجہ
ایشوری پرساد
نارائن سنگھ کے
محل میں، اُمراؤ
جان کا آنا جانا رہا،
بنارس کے دالمنڈی
میں، اُمراؤ جان کی
بہت بڑی حویلی تھی


بنارس کے راجہ
ایشوری پرساد نارائن
سنگھ

دالمنڈی کا پہلے نام،
حکیم محمد جعفر
مارگ تھا، ہندوستان
کے عظیم شہنائی
نواز، بسم اللہ خان کا
گھر بھی دال منڈی
بنارس میں تھا

استاد بسم اللہ خان، جن کی وجہ سے شہنائی کو عالمی سطح پر پہچان ملی

بدھ 21 اگست 2024 7:35

علی عباس۔ لاہور



اِس کے علاوہ، الہ آباد،
بنارس، کانپور، فتح
پور، لکھنؤ، سیتاپور،
نواب گنج، گونڈا، بلرام
پور، بہرائچ اور
دِہرادُون میں برطانوی
حکومت نے بڑی، بڑی
حویلیاں، خرید کر
اُمراؤ جان کو دیں تھیں

عُمر اؤ جان کا
نکاح بَنّن خاں
ولد علی حسین
آبائی وطن رام
پور سے ہُوا

اُمراؤ جان کے لڑکے
ایک۔ نظام الدین 2۔ بدر
الدین 3۔ خلیل الدین 4۔
وہاج الدین تھے

وہاج الدین کے لڑکے
ایک۔ جانِ عالم 2۔ سردار
عالم 3۔ خورشید عالم 4۔
بدرِ عالم 5۔ قُطُب عالم 6۔
فخرِ عالم تھے

وہاج الدین کے سب
سے بڑے لڑکے جاِن
عالم کا انتقال تقریباً
95 سال کی عمر
میں، 10 جنوری
2013 میں ہوا،
پیدائش 1919 کی
تھی

786

باب شہر خموشاں شہر پرتا پگڈھ

Regd. No. : 1011
Anjuman Muslimeen Pratapgarh (U.P.)

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۱۱
انجمن مسلمین پرتا پگڈھ

Date of Issue 16-10-24

Death Certificate

To Whom ever it may be concern

This is certified that Mr. / Mrs. جان عالم

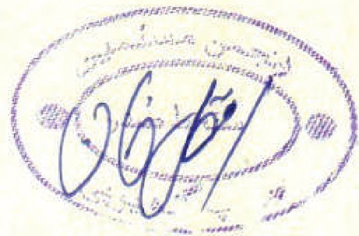
S/O, W/O, D/O ریاض الدین

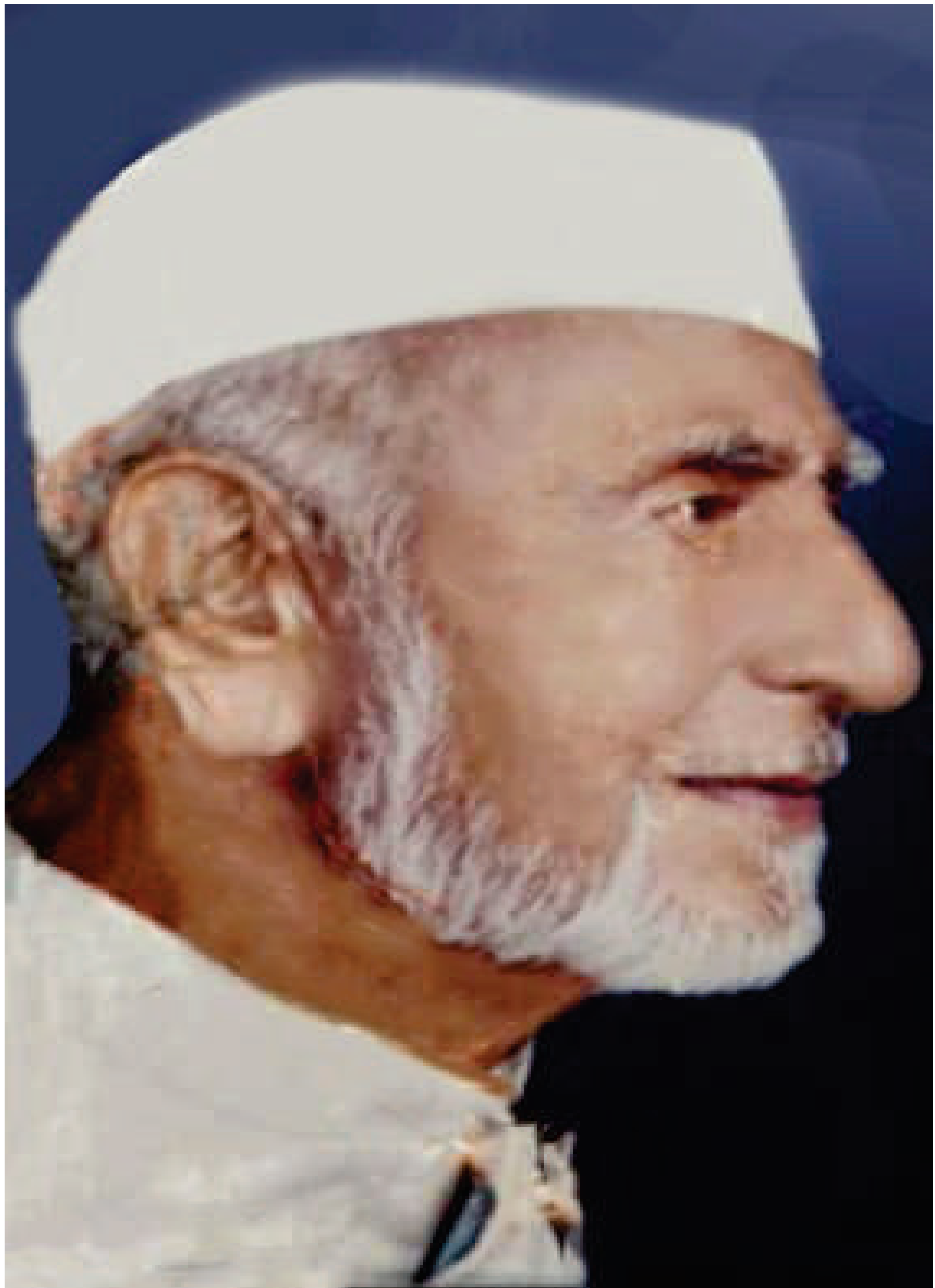
R/O بیلہ وادوڑ *Expired.*

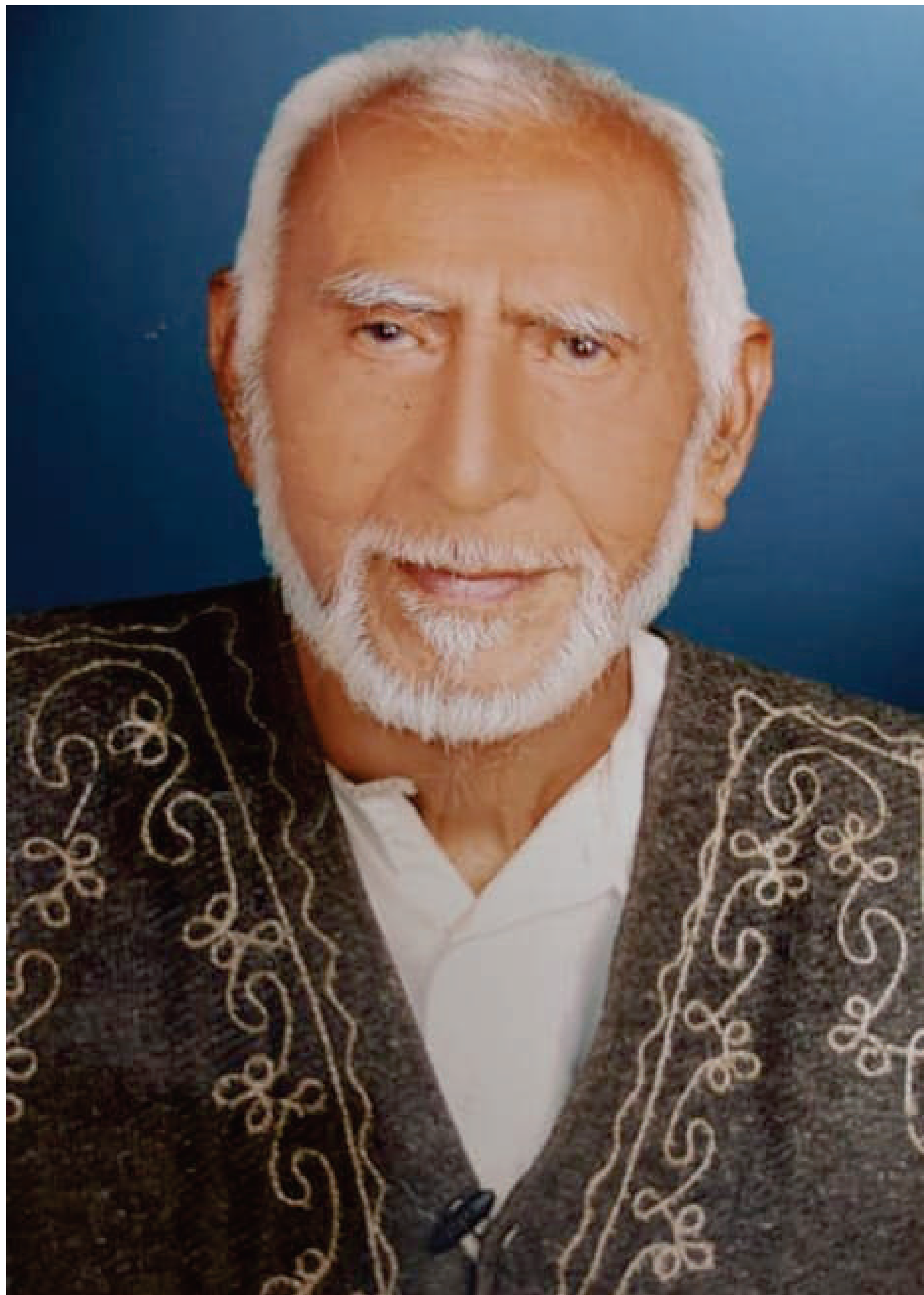
which Dead body has been buried in City Quabrastan at Paltan Bazar Pratapgarh On 10-01-2013 95 قریباً سال *and his entry has been made by*

Sr. no. 197 *in City Quabrastan. Register No.* 15

Dated on 10-01-2013









جانِ عالم ولد وہاج
الدین
بیگم وارڈ
وفات 10 جنوری
2013
عمر 95 سال
پیدائش 1919
عیسوی


وفات 10 جنوری
2013
عمر 95 سال
پیدائش 1919




باب شہر خاموشاں پرتاپگڈھ

وہاج الدین ولد بَّن

خاں کا انتقال 99

سال کی عمر میں

1971 عیسوی

میں ہوا، پیدائش

1872 عیسوی

کی تھی


مرحومہ
عابدہ خاتون

جان میکانٹائر اینڈریو،
بیگم اُمراؤ جان جِن کی
رَکَھیل تھیں، کا انتقال
83 سال کی عمر میں
1911 میں
اسکاٹلینڈ ہُوا، پیدائش
اسکاٹلینڈ میں
1828 عیسوی کی
تھی

بدرِ عالم کے سب
سے بڑے لڑکے
متین عالم، اِس وقت
پرتاپ گڑھ کی
مسجد بیگم وارڈ کے
متولّی ہیں، جن سے
میرے بہت ہی اچھے
تعلقات ہیں

اُمراؤ جان کے
بڑے پوتے، جانِ
عالم کا 13 سال
پہلے، پرتاپ گڑھ
کے اخبارات میں،
ایک انٹرویو ہِندی
میں شائع ہوا تھا

جس میں جانِ عالم

نے، اپنے آپ کو

پرتاپ گڑھ کے

پہلے، ڈپٹی

کمشنرجان میکانٹائر

اینڈریو کے بڑے

پوتے ہونے کا

دعویٰ کیا تھا

اُس انٹرویو کو
پڑھنے کے بعد، مَیں
نے جانِ عالم سے
کئی مرتبہ ملاقات کی
اور اخبارات کو دئیے
گئے، اُس انٹرویو
سے متعلق سوالات
کرتا رہا

جانِ عالم نے مجھے
بتایا کہ، اُن کی دادی
اُمراؤ جان کا
،پرتاپ گڑھ کے
پہلے ڈپٹی کمشنر
جان میکانٹائر
اینڈریو سے نکاح
ہوا تھا

بیگم حضرت محل
کے خاندان کے ہی
ایک 80 سالہ
بزرگ ناصر بیگ،
جو اپنے آپ کو ضلع
فیض آباد کے مُغل
پورہ کے مُغل سید
لکھتے تھے

اُن سے مَیں

2019 سے، جا

کر بار بار انٹرویو

کرتا رہا تھوڑی،

تھوڑی معلومات

ہمیں ناصر بیگ سے

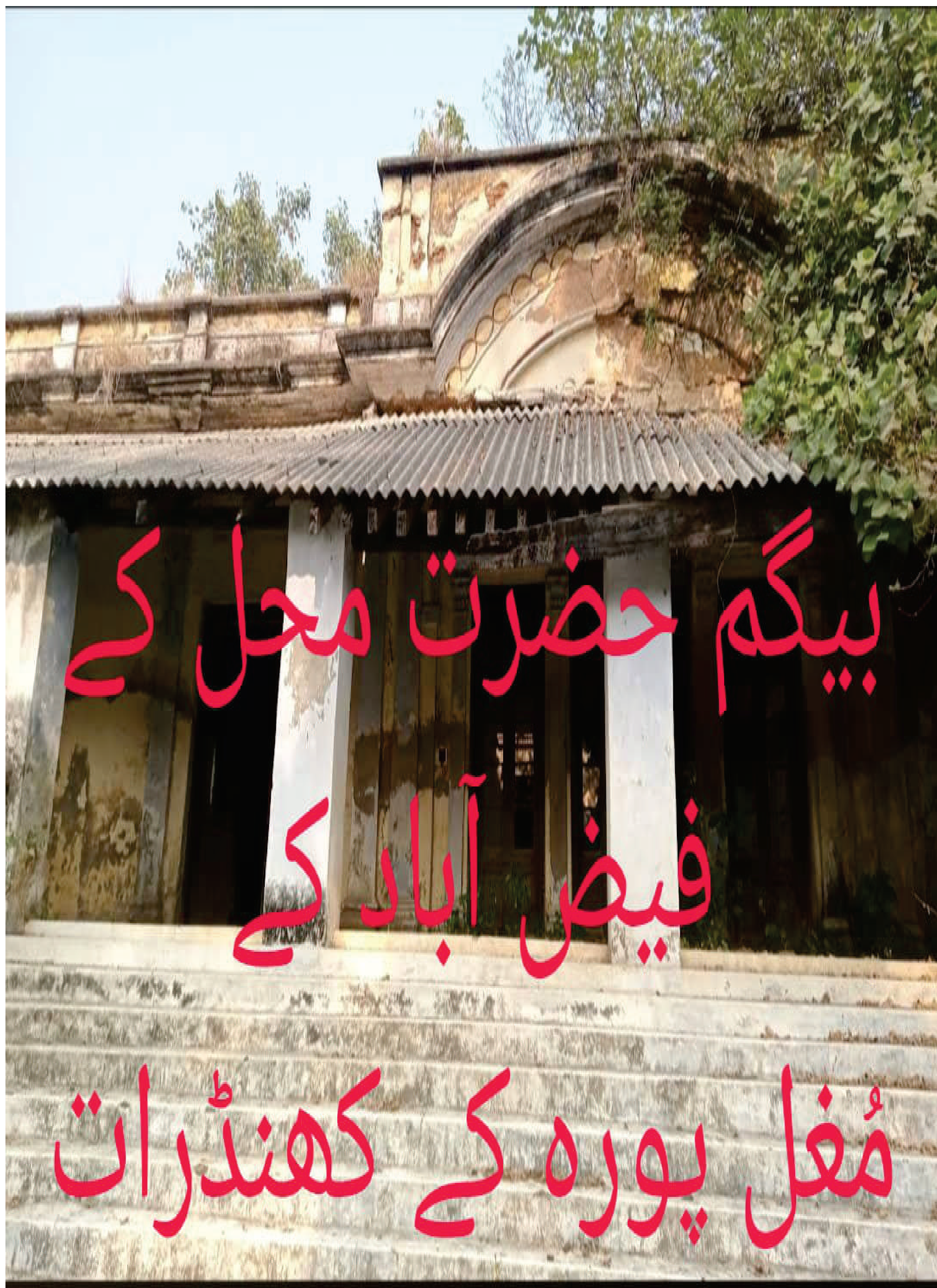
ملتی چلی گئی تھیں

اُمراؤ جان، اودھ
کے نواب واجد علی
شاہ کی بیگم
حضرت محل کے
بھائی راحت حسین
کی لڑکی تھیں،
آبائی شہر فیض آباد
تھا

فیض آباد کے مُغل
پورہ میں بیگم حضرت
محل اور اُمراؤ جان
کے مکانات کے کچھ
کھنڈرات آج بھی
موجود ہیں، اُن کے آبا
و اجداد کی موتی مسجد
آج بھی موجود ہے


بیگم حضرت محل کے
فیض آباد کے مُغل پورہ
کے کھنڈرات

بیگم حضرت محل
کے اجداد کی
فیض آباد کے
مُغل پورہ کی
موتی مسجد


بیگم حضرت محل کے
فیض آباد کے
مُغل پورہ کے کھنڈرات

اُمراؤ جان اور بیگم
حضرت محل کا خاندان
اور رشتے دار تقریباً
تقریباً ایک ہی ہیں، اِس
لئے کہ ،مسلمانوں کے
یہاں چچیری بہنوں
سے بہت زیادہ شادیاں
ہوتیں تھیں

فیض آباد کے مُغل
پورہ کے اُمراؤ جان
اور بیگم حضرت
محل کے خاندان کے
بزرگ لوگ
1860 تک پرتاپ
گڑھ اُمراؤ جان سے
ملنے آتے تھے

اُمراؤ جان نے لکھنؤ
سے فرار ہونے سے لے
کر پرتاپ گڑھ پہنچنے
تک کی تمام تفصیل اپنے
خاندان سے بتا رکھی ہے
مُغل پورہ کے بزرگ سید
بہت مشکل سے اُمراؤ
جان کے بارے میں کچھ
بتاتے ہیں

مُغل پورہ کے 80-

70 سالہ سید بزرگ

بہت خوشامد پسند ہیں، اُن

کی اور اُن کے اجداد کی

تعریف کرتے جائیں،

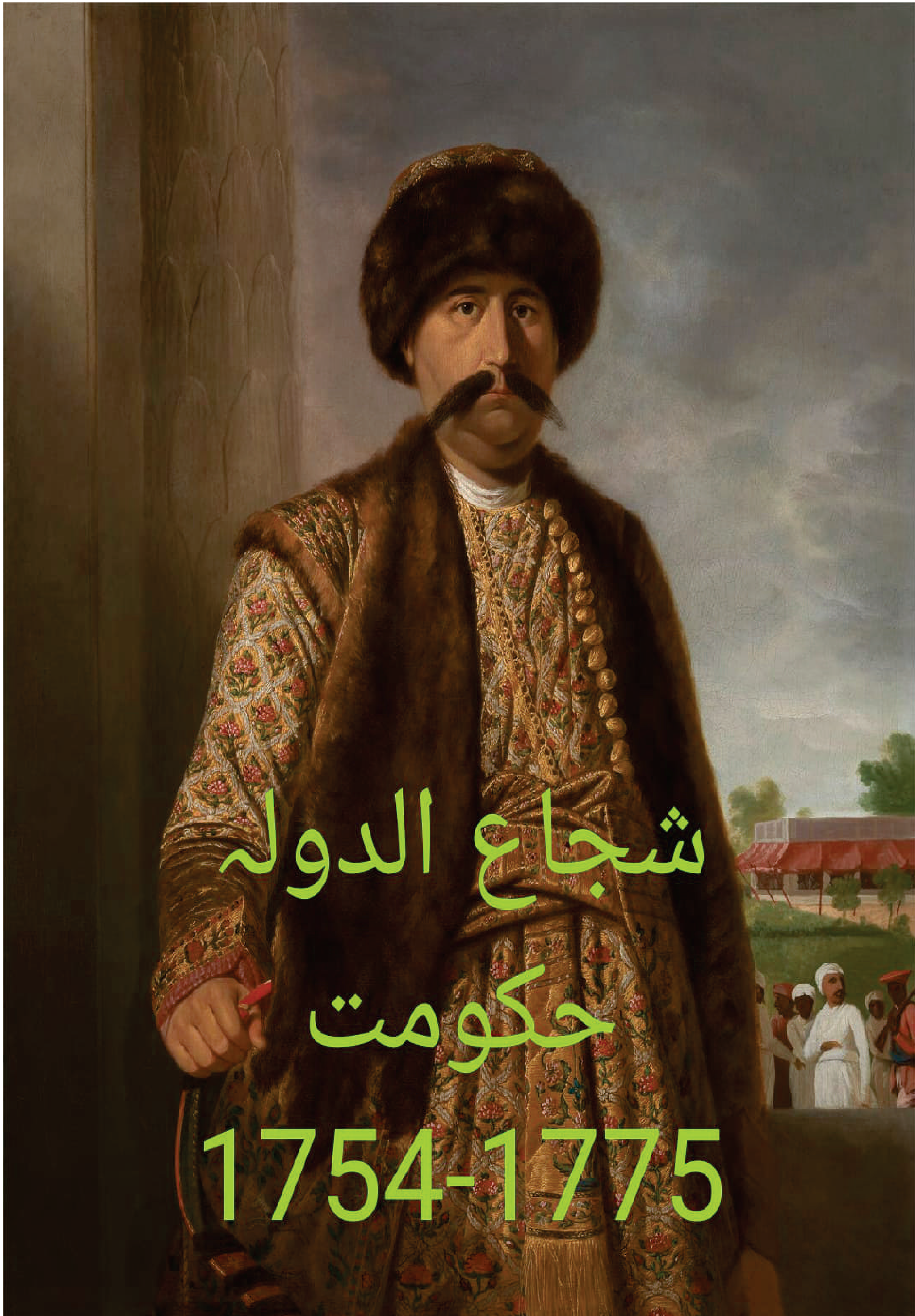
باتوں، باتوں میں کچھ نہ

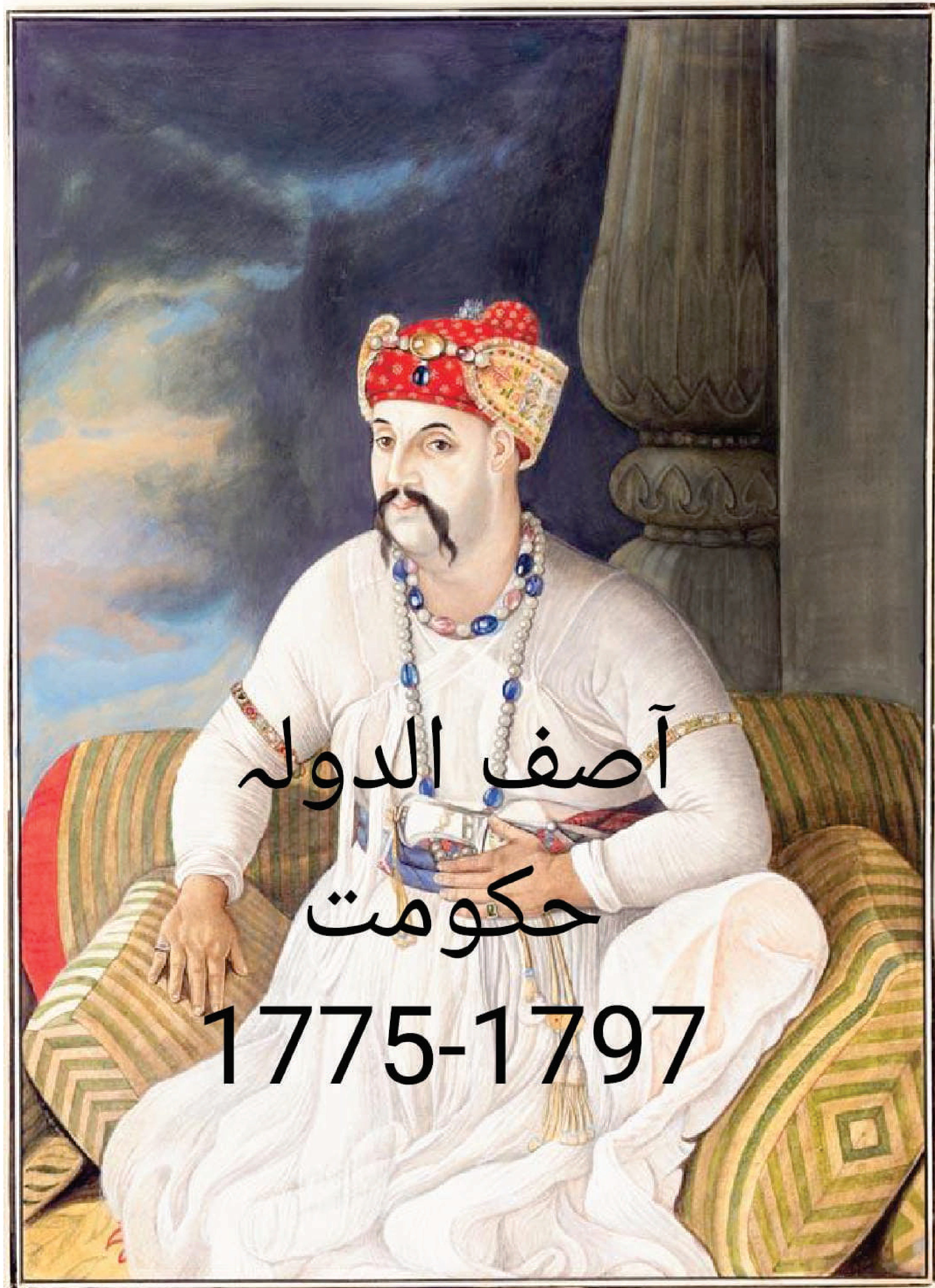
کچھ وہ بتاتے جائیں گے

،وہ باتیں آپ دماغ میں

نوٹ کرتے جائیں

صوبہ اودھ کے نواب
شجاع الدولہ کے
1775 میں انتقال
کے بعد، آصف الدولہ
نے صوبہ اودھ کا
دارالحکومت فیض آباد
سے منتقل کر کے
لکھنؤ کر لیا تھا


شجاع الدولہ
حکومت
1754-1775


آصف الدولہ
حکومت
1775-1797

صوبہ اودھ کا
دارالحکومت لکھنؤ
منتقل ہونے کے بعد
فیض آباد کی
خوبصورت طوائفوں
نے، فیض آباد کو
چھوڑ کر لکھنؤ میں
اپنے حُسن کا بازار قائم
کر لیا تھا

صوبہ اودھ کے
نواب، واجد علی
شاہ نے، بیگم
حضرت محل کو
کوٹھے سے ہی
آٹھا کر، اپنے حرم
میں داخل کیا تھا

لکھنؤ میں طوائفوں
کے حسن کے بازار
میں آنا، نوابین فخر
کی بات سمجھتے
تھے، نوابین کے
نقشے قدم پر اُن کی
اولادیں بھی چلتی
رہیں

اُس وقت طوائفوں کے کوٹھوں میں اُمراؤ جان کا کوٹھا نمبر ایک پر تھا، اِس کے علاوہ اُمراؤ جان دُور، دُور تک دوسرے شہروں تک راجہ مہاراجہ کے یہاں مُجرہ کرنے جاتیں تھیں

اُس وقت طوائفوں
کے کوٹھوں پر نوابین
کے لڑکے، راجہ
مہاراجہ کے لڑکے،
پیسے والے ساہوکار
یا بدمعاش، چور،
ڈاکو وغیرہ ہی جاتے
تھے

اُمراؤ جان کے کوٹھے
پر بدمعاش ڈاکو وغیرہ
کا جانا معمول کی بات
تھی، آزادی کی لڑائی
میں بدمعاش اور ڈاکو
پیش، پیش تھے،
علاقائی قائد، اُنہیں کا
استعمال کر رہے تھے
آزادی کی لڑائی میں

سن 1857 کے
غدَر کے بعد 16
مارچ 1858
سے برطانوی
حکومت نے لکھنؤ
میں بڑے پیمانے پر
گرفتاریاں شروع کر
دیں

انگریزوں نے 19
مارچ 1858 تک
موسیٰ باغ، چار باغ
اور کیسر باغ پر قبضہ
کر لیا تھا، اُمراؤ جان
برطانوی حکومت کی
ہٹ لسٹ میں نمبر ایک
پر تھیں، گرفتاری سے
بچنے کے لئے

نواب واجد علی شاہ
کی دوسری بیوی،
بیگم حضرت محل
اپنے بارہ سالہ لڑکے،
برجیس قدر کو لے
کر، شام ہوتے ہی
لکھنؤ سے مُلک نیپال
فرار ہو گئیں

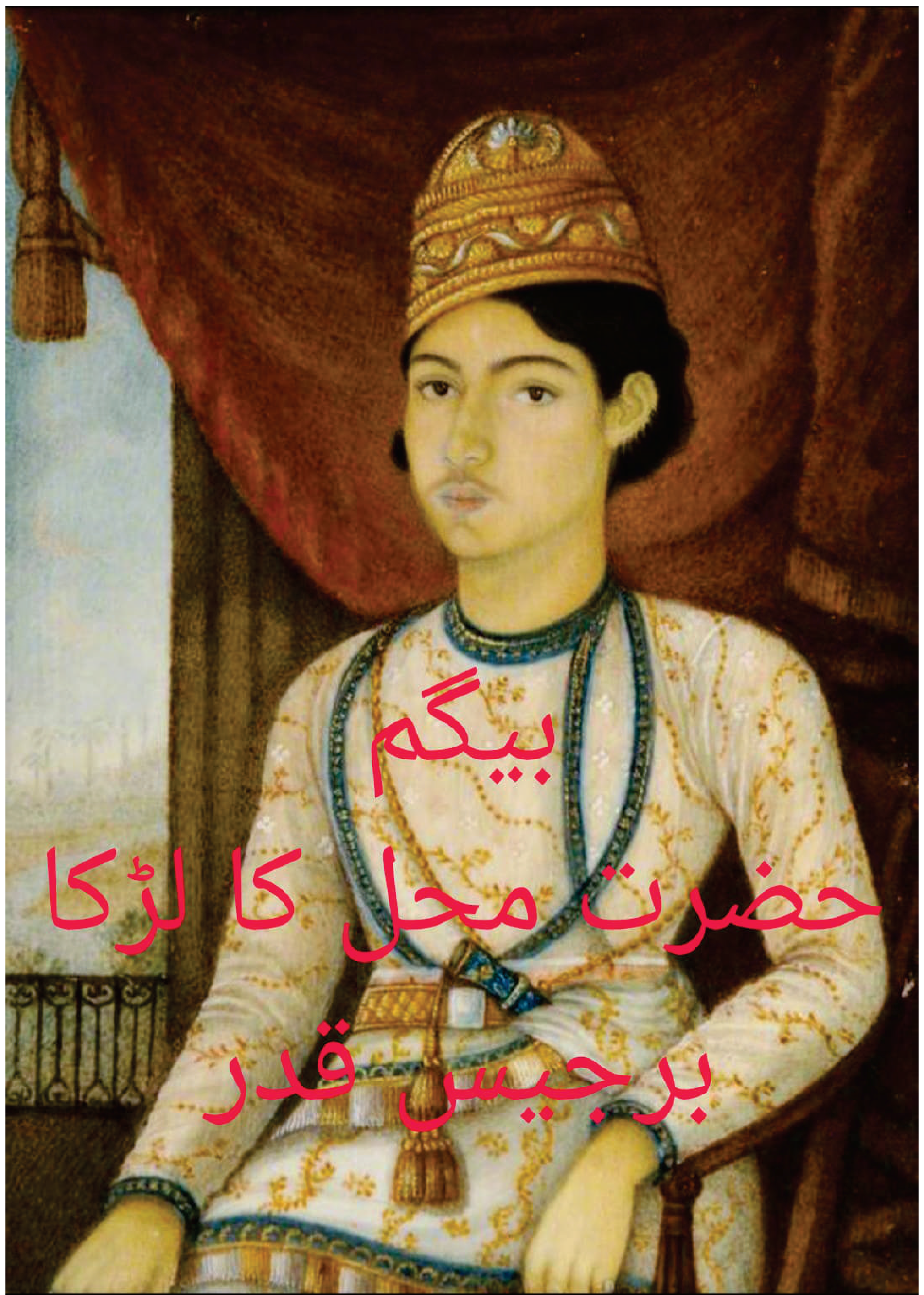
1856 کے
اودھ کے نواب
بیگم حضرت محل کے
شوہر واجد علی شاہ

شانِ اودھ

بیگم حضرت محل



وسیم احمد سعید


بیگم
حضرت محل کا لڑکا
برجیس قدر

بیگم حضرت محل
کے لکھنؤ سے فرار
ہوتے ہی، لکھنؤ سے
بَیل گاڑی سے اُمراؤ
جان بھی، بہت سی
طوائفوں کے ساتھ
مُلک نیپال فرار ہونے
کے لئے نکل گئیں

لکھنؤ سے فیض آباد،
گونڈا، بہرائچ ہوتے
ہوئے، نیپال کی سرحد
تقریباً 3 سو کلومیٹر

ہے، ویسے لکھنؤ
سے نیپال کی سرحد
تقریباً 150 کلومیٹر

ہے

اگر بَیل گاڑی لکھنؤ

سے 15 کلومیٹر

کی اسپیڈ سے

مسلسل چلے تو،

20 گھنٹے میں

300 کلومیٹر

نیپال کی سرحد میں

بیگم حضرت محل کے
فرار ہونے کی خبر،
جب برطانوی حکومت
کو پہنچی تو، حکومت
نے بیگم حضرت محل
کو گرفتار کرنے کے
لئے اپنے آفیسروں
حکم بھیجا

بیگم حضرت محل
اور اُن کا قافلہ
تو، کسی اور
راستے سے نیپال
کے سرحد میں
داخل ہو گیا

لیکن اُمراؤ جان کو
گونڈا کے ڈپٹی
کمشنر کے سپاہیوں
نے گونڈا اور بہرائچ
کے درمیان میں کہیں
بیگم حضرت محل
سمجھ کر گرفتار کر
لیا

جب تک سپاہی
اُمراؤ جان کو ضلع
گونڈا کے ڈپٹی
کمشنر جان
میکانٹائر اینڈریو
کے سامنے پیش
کرتے

ڈپٹی کمشنر تک
خبر آچکی تھی کہ
بیگم حضرت محل
ہندوستان کو عبور
کر کے، نیپال کے
سرحد میں داخل ہو
گئیں ہیں

ڈپٹی کمشنر گونڈا کے،
ہاتھ پاؤں پھول گئے،
اُس وقت برطانوی
حکومت ہندوستان بھر
میں آزادی کی جدوجہد
کرنے والوں کا بہت
بُری طرح سے قتل عام
کراو رہی تھی

ڈپٹی کمشنر گونڈا جان
میکانٹائر اینڈریو نے،
اُمراؤ جان کے سامنے
دو حکم رکھا، قتل یا
زندگی ؟ زندگی کی
صورت میں دولت،
عَیش و عِشْرَت زندگی
کے لُطف تھے

زندگی کی صورت میں
دو شرائط تھےپہلا
مشہور طوائف بن کر،
برطانوی حکومت کے
لئے، ضلعوں کے
بڑے، بڑے آزادی کے
متوالوں کی مُخبری
کرنا، دوسرا ڈپٹی
کمشنر کی رَکھیل بننا

اُمراؤ جان نے زندگی
کا انتخاب کیا
ڈپٹی کمشنر کی رَکھیل
بن گئیں اور برطانوی
حکومت کے حکم پر،
بتائے گئے شہروں میں
جا کر آزادی کے
دیوانوں کی مخبری
کرنے لگیں

حکومت برطانیہ
جس شہر میں اُمراؤ
جان کو بھیجتی تھی،
اُس شہر میں پہلے
سے ہی ایک بڑی
حویلی خرید کر
اُمراؤ جان کو دے
دیتی تھی

اُمراؤ جان لکھنؤ
کی مشہور رَقّاصَہ
تھیں ہِیں، اُمراؤ
جان کا مُجرا اُس
وقت دُور، دُور کے
شہروں تک مشہور
ہو چکا تھا

اُمراؤ جان

برطانوی حکومت

کے، حکم دئیے

گئے، شہر میں

پہنچ کر مُجرا

شروع کر دیتیں

تھیں

اُس وقت آزادی کی
لڑائی لڑنے والے
بڑے بڑے، کوٹھے
پر جانے کے شوقین
تھے، اُمراؤ جان اُن
کی خبر حکومت
تک کا پہنچا دیتیں
تھیں

برطانوی حکومت اُن
آزادی کے دیوانوں
کا قتل کراتی چلی گئی
ایک کے بعد ایک
شہروں سے آزادی
کی لڑائی لڑنے
والوں کا صفایا ہوتا
چلا گیا

گونڈا کا ڈاکو فیض علی / فضل علی بھی برطانوی سپاہیوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، جس کی تفصیل برطانوی دستاویزات میں موجود ہے

اُمراؤ جان کی زندگی
تک آزادی کی لڑائی
لڑنے والوں کی اکثریت
ماری جا چکی تھی،
جو برطانوی حکومت
کے افسروں کا قتل عام
کر رہی تھی، بغاوت
کی آگ بُجھ گئی

جس، جس شہر میں
بھی آزادی کے لئے
بغاوت زیادہ تھی، اُس
اُس شہر میں برطانوی
حکومت نے ڈپٹی
کمشنر، جان میکانٹائر
اینڈریو کو ڈپٹی کمشنر
بنا کر بھیجا

بہرائچ کمشنری میں،
1856 میں بنے ضلع
گونڈا کے ڈپٹی کمشنر،
کرنل بوائلو
(Colonel
Boileau) کا
آزادی کا سپاہی ڈاکو
فیض علی کے ہاتھوں
قتل ہونے کے بعد

برطانوی حکومت
نے، گونڈا ضلع کا
ڈپٹی کمشنر، جان
میکانٹائر اینڈریو
*(John
McIntyre
Andrew)*
کو بنا کر بھیجا تھا

سن 1858

عیسوی میں پرتاپ

گڑھ کے ضلع بن

جانے پر، برطانوی

حکومت نے جان

میکانٹائر اینڈریو کو،

پرتاپ گڑھ کا ڈپٹی

کمشنر بنا کر بھیج دیا

جان میکانٹائر
اینڈریوجب گونڈا
سے پرتاپ گڑھ
آئے اپنی رکھیل
اُمراؤ جان کو
ساتھ لے کر آئے

سن 1860 سے

پہلے ہی اُمراؤ جان،

جان میکانٹائر اینڈریو

سے حاملہ ہو گئیں، اُس

وقت پرتاپ گڑھ میں،

اُمراؤ جان کو دئیے

گئے بیگم ہاؤس میں،

باہر کا کوئی آتا جاتا

نہیں تھا

اُمراؤ جان کے رات میں
ولادت ہو جانے کے بعد،
بیگم ہاؤس سے دو
کلومیٹر کے فاصلے پر،
مسجد بیگم وارڈ کے
مغرب میں، بانس کا جنگل
تھا، وہیں اُس لڑکے کو
رات کے آخری پہر میں
رکھوا دیا گیا

صبح ہونے پر
مسجد کے قرب و
جوار میں آباد لوگوں
کو مسجد کے مغرب
میں ایک بَچّہ روتا
ہوا ملا یہ خبر
پورے شہر میں
پھیل گئی

اُمراؤ جان کے لوگ
آئے اور وہ یہ کہہ کر
کہ، بیگم صاحبہ کے
کوئی اولاد نہیں ہے،
وہ اِس بَچّے کو پالیں
گی، بَچّے کو بیگم
صاحبہ کے پاس بیگم
ہاؤس لے کر چلے گئے

بیگم کا بچّہ بیگم
کے پاس پہنچ گیا
اور بڑا ہوتا رہا،
۱۸۶۰ میں ڈپٹی
کمشنر جان
میکانٹائر اینڈریو کا
پرتاپ گڑھ سے
ٹرانسفر ہو گیا

جان میکانٹائر
اینڈریو نے اپنے ہی
خانساماں، بَنّن خاں
ولد علی حسین آبائی
وطن رام پور سے
بیگم اُمراؤ جان کا
نکاح کروا دیا

اَب بیگم کے بچّے
کے والد کے نام جگہ
بَنّ خاں نام لکھا
جانے لگا، اَب بَنّ
خاں پرتاپ گڑھ میں
بیگم کی 576
بیگھا، زمینوں کے
وارث بن گئے

بَنّن خاں اپنے آبائی
وطن رام پور
واپس نہیں گئے،
بَنّن خاں ہمیشہ کے
لئے پرتاپ گڑھ
کے بیگم ہاؤس
کے ہو کر رہ گئے

بَنّن خاں کا کام صرف
پرتاپ گڑھ میں بیگم
کے بَچّوں کی پرورش
کرنا اور اچھی طرح
سے دیکھ بھال کرنا
تھا، بَچّے تو ڈپٹی
کمشنر جان میکانٹائر
اینڈریو کے ہی تھے

اُمراؤ جان جن جن
شہروں میں مُجرا
کرنے جاتیں تھیں
وہاں سے اور ڈپٹی
کمشنر کے بستر سے
فرصت پانے پر پرتاپ
گڑھ اپنے لڑکوں سے
ملنے ہمیشہ آتی رہیں

بَنّن خاں کے انتقال کے بعد، بَنّن خاں کو مسجد بیگم وارڈ کے بغل میں ہی دفن کیا گیا، جیسا کہ عام طور پر قدیم مسجدوں میں قبر دیکھنے کو ملتی ہے


اَللّٰهُمَّ فْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ





جان میکانٹائر
اینڈریو کا جس
شہر میں ٹرانسفر
ہوا تھا، وہاں وہ
اپنی بیگم، اُمراؤ
جان کو لے کر
چلے گئے

جان میکانٹائر
اینڈریو کا
1885 تک،
جس جس شہر میں
ٹرانسفر ہُوا اُمراؤ
جان اُن کے ساتھ
رہیں

جان میکانٹائر
اینڈریو 57 سال
کی عمر میں،
1885 میں
ریٹائرمنٹ کے بعد
اپنے ملک اسکاٹلینڈ
واپس چلے گئے

صوبہ اودھ کے ضلع
لکھیم پور کی ایک
چھوٹی ریاست
کوٹوارو کے راجہ
سید ساجد حسین علی
کے لڑکے، فلم ہدایت
کار، فلم ساز، مُظفر
علی

کوٹوارو کے راجہ
ساجد حسین علی کے
اجداد کی تعمیر کی
ہوئی قدیم گوکرناتھ
شیو مندر، لکھیم پور
کی میونسپلٹی گولا
گوکرناتھ میں آج بھی
موجود ہے




2023.11.02



قلم ہدایت کار ،مظفر
علی کے اجداد کے
ہاتھوں، لکھیم کے گولا
گوکرناتھ میں قدیم
گوکرناتھ شیو مندر کے
تعمیر ہونے کا رکارڈ،
علی گڑھ مسلم
یونیورسٹی کے محافظ
خانے میں موجود ہے

مُظفر علی

1981 سے

پہلے اپنی فلم اُمراؤ

جان کی شوٹنگ کے

دوران پرتاپ گڑھ

آئے تھے اور کئی

دن پرتاپ گڑھ میں

قیام کیا تھا

پرتاپ گڑھ میں
نصیر ولد نذیر کے
گھر محلہ سبطین
روڈ میں، جن کی
دوکان چوک کچہری
روڈ پر مارکیٹ میں
ہے، ٹھیرے تھے

USHA

उषा

Naseer Electric Works | नसीर इलेक्ट्रिक वर्क्स

GSTIN:- 09ADDPW2961Q2ZM

Mob. 6386375703, 6394700894

NASEER ELECTRIC WORKS

नसीर इलेक्ट्रिक वर्क्स

सभी प्रकार के बिजली के सामान थोक एवं फुटकर विक्रेता

CHOWK, PRATAPGARH (U.P.)

1960

गो0 6386375703

नसीर इलेक्ट्रिक वर्क्स

مظفر علی نے نصیر
ولد نزیر کے توسط
سے، مسجد بیگم وارڈ
میں دو ہزار اینٹیں
امداد کی شکل میں
بھیجیں اور بھی
مسجد میں توسیع کی
بات سامنے رکھی تھی

لیکن مظفر علی سے
ایک غلطی ہو گئی
مسجد بیگم وارڈ کے
اندر جو بَنّن خاں کی
قبر تھی اُس کو،
مظفر علی کا اُمراؤ
جان کی قبر بتانا

مظفر علی نے
اُمراؤ جان کے نام
سے قبر کی تختی
بنوا کر، مسجد
بیگم وارڈ والی
بَنّن خاں کی قبر
پر لگوا دیا

اُس وقت تک ہندوستان
میں بیگم اُمراؤ جان کی
قبر کہیں دریافت نہیں
ہوئی تھی، بنارس والی
قبر 2005 میں
ڈربی شائر کلب کے
صدر شکیل احمد نے
دریافت کی تھی

مسجد بیگم وارڈ سُنّی
مسلمانوں کے علاقے
میں ہے، 1960
سے جو لوگ مسجد
میں نماز پڑھنے جا
رہے تھے اُنہیں یہ
معلوم تھا کہ مسجد میں
جو قبر ہے وہ بَبّن خاں
کی ہے

مظفر علی کی لگوائی
ہوئی قبر پر، اُمراؤ
جان نام کی تختی کو
نمازیوں نے نکال کر
پھینک دیا۔ اُن لوگوں
کے سمجھ میں آیا کہ
کوئی بہت بڑی شازش
ہو رہی ہے

مُظفر علی پورے
معاملے میں کہیں
مسجد والوں کے
سامنے نہیں آئُے
تھے، نصیر ولد
نزیر کے توسط سے
مسجد والوں سے
رابطہ تھا

دراصل مظفر علی
اپنی فلم اُمراؤ جان
کی آخری شوٹنگ
بَنّن خاں کی قبر کو
اُمراؤ جان کی قبر
بتا کر کرنا چاہ
رہے تھے

مظفر علی کے فلم
اُمراؤ جان کا وہ
آخری سین ہوتا،
مظفر علی کا پلان
کامیاب نہیں ہوا،
مظفر علی کو پرتاپ
گڑھ سے واپس جانا
پڑا

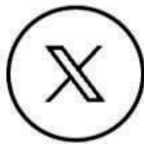
اُمراؤ جان کی اولادوں
کی پرتاپ گڑھ میں
رہنے کی معلومات
صرف اور صرف
فیض آباد کے مُغل
پورہ کے سیدوں کے
80 سے سو سالہ
بزرگوں کے پاس ہے

مُظفر علی کا خاندان
بھی فیض آباد میں
موجود ہے، اِس سے یہ
بات ثابت ہوتی ہے کہ،
مُظفر علی بھی، اُمراؤ
جان اور بیگم حضرت
محل کے خاندان سے
ہی تعلق رکھتے ہیں

اُمراؤ جان کا انتقال
بنارس میں ہوا اور
بنارس کے فاطمان
قبرستان میں دفن
ہوئیں، فاطمان
قبرستان میں ہی
شہنائی نواز بسم اللہ
خان کی بھی قبر ہے

Umrao Jaan gets a tomb in Varanasi

Umrao Jaan, the courtesan and poetess immortalised by Rekha in a 1981 classic, has got an address 80 years after her death.

Piyush Srivastava

Lucknow | Published 28.12.17, 12:00 AM



बेगम
वफ़ात
हिजरी, सन् 19

उमरॉव बेगम
वफ़ात
हिजरी

بسم اللہ خان ضلع ڈُمراؤ کے پیَگمبر بخش اور مِٹّھن بائی طوائف کے لڑکے ہیں، بسم اللہ خان کے والد ڈُمراؤ کے مہاراجہ کیشو پرساد سنگھ کے درباری موسیقار تھے

اور اُن کو دو دادا
استاد سالار حسین
اور رسول بخش
خان بھی اُسی
مہاراجہ کے
درباری موسیقار
تھے

اُمراؤ جان کے
آخری وقت میں
بنارس میں رہنے
کے ثبوت، بنارس
کے قدیم کاغذات
میں موجود ہے

اُمراؤ جان کے دو
چہرے تھے
ہندوستانی خاص
عوام میں اُن کا
چہرہ آزادی کی
لڑائی لڑنے والوں
میں سر فہرست میں
درج ہے

اُمراؤ جان کے آخری
وقت میں بنارس میں
رہنے کی اور اُن کی
قبر کی معلومات نا ہی
اُمراؤ جان کی اولادوں
کو ہے اور نا ہی بیگم
حضرت محل کے
خاندان کو

ہندوستان کے،
بڑے نقّاد تجزیہ
کاروں کا کہنا ہے
کہ، مرزا ہادی
رسوا، اُمراؤ جان
کی ہی اولاد ہیں

مرزا ہادی رسوا کی
پیدائش کی تاریخ
زیادہ تر جگہوں پر
1857 عیسوی
لکھی ملتی ہے، لیکن
مرزا ہادی رسوا کی
ماں کا نام کہیں نہیں
مل رہا ہے

اُمراؤ جان کا عاشق
گوہر مرزا، جس
سے اُمراؤ جان بھی
محبت کرتیں تھیں
اُس سے ایک لڑکا
پیدا ہوا تھا، وہ لڑکا
مرزا ہادی رسوا ہی
ہیں

اُمراؤ جان کی گونڈا
میں برطانوی سپاہیوں
کے ہاتھوں گرفتاری
کے وقت اُمراؤ جان
نے اُس لڑکے کو،
گرفتاری سے پہلے ہی
پالنے کے لئے کسی
طوائف کے حوالے کر
دیا تھا

یہ بات سپاہیوں کو
معلوم ہی نہیں ہو پائی
کہ، اُمراؤ جان کا ایک
سال کا کوئی لڑکا بھی
ساتھ تھا، اُمراؤ جان
نیپال جاتے وقت اکیلی
نہیں تھیں، بہت سی
طوائفیں ساتھ میں تھیں

جو طوائفیں نیپال

پہنچ گئیں تھیں

حالات معمول پر

آنے کے بعد کچھ

طوائفیں لکھنؤ

واپس آ گئیں تھیں

لیکن اکثریت میں
نیپال میں ہی رہ
گئیں، اُن کی اولادیں
آج بھی نیپال کے
کھٹمنڈو کی جامع
مسجد کے قرب و
جوار میں موجود ہیں

وہ طوائف بھی لکھنؤ
واپس آ گئی تھی، جو
اُمراؤ جان کے لڑکے
کو پال رہی تھی، اُس
طوائف سے اُمراؤ
جان کا کسی نہ کسی
طرح رابطہ تھا

اُمراؤ جان اپنے تمام
لڑکوں کا بہت خیال
رکھتی تھیں، جب
اپنے پرتاپ گڑھ
والے تمام لڑکوں
کے لئے بہت دولت
بھیجتی تھی

تو سوال ہی نہیں پیدا
ہوتا کہ اپنے پہلے
لڑکے کا خیال نہ
رکھتی ہو، دُور رہ
کر بھی مرزا ہادی
رسوا کا ہر طرح
سے خیال رکھ رہیں
تھیں

رسوا جب کچھ بڑے
ہوئے، لکھنؤ کے لوگ،
رسوا کو، رسوا کرنے
لگے اُمراؤ جان کے
نام پر، لیکن اُمراؤ جان
نے کہا برداشت کرو
اور اپنی تعلیم حاصل
کرو

رسوا تعلیم حاصل
کرتے چلے گئے اور
تعلیم حاصل کر کے
مصنف بن گئے، رسوا
کے بار، بار سوال
کرنے پر اُمراؤ جان
نے اپنے پہلے لڑکے
مرزا ہادی کو

وہ سب باتیں، رسوا
سے بتا دیا، جتنا ایک
طوائف، اپنے بارے
میں اعلیٰ تعلیم یافتہ
اپنے لڑکے سے بتا
سکتی ہو، کوئی نہ
کوئی کسی پر الزام لگا
کر

رسوا نے وہ باتیں ہی
اپنی کتاب میں لکھی،
جیسا اُمراؤ جان نے
کسی کے اوپر الزام
لگا کر، رسوا سے
بتایا تھا کہ، وہ فیض
آباد میں ایک جج کی
لڑکی تھیں

جج نے ڈاکو دلاور
خان کو 12 سال
کی سزا سنا دی،
دلاور جب 12 سال
جیل کی سزا کاٹ کر
آیا تو اپنے ساتھی پیر
بخش کے ساتھ

جج کی لڑکی اِمیرَن کو
فیض آباد سے اغواء
کر کے لکھنؤ لے جا
کر طوائف خانم جان
کے کوٹھے پر فروخت
کر دیتا ہے، مجبوراً
اِمیرَن کو اُمراؤ بیگم
طوائف بننا پڑا

رسوا اتنا رسوا ہو گئے
تھے لکھنؤ میں کہ، اپنا
تخلص ہی رسوا رکھ
لیا، لیکن اِس کے
باوجود لکھنؤ میں
رسوائی بڑھتی ہی چلی
جا رہی تھی، مجبور ہو
کر رسوا حیدرآباد چلے
گئے

مرزا ہادی رسوا کا اصل
نام محمد ہادی تھا، اپنے
والد گوہر مرزا کے نام
میں سے مرزا لیا، ہو
گئے مرزا محمد ہادی،
بعد میں اپنے نام کے
ساتھ اپنا تخلص بھی جوڑ
دیا اور ہو گئے، مرزا
محمد ہادی رسوا

جیسا کہ آج کل دیکھنے
کو ملتا ہے کہ، بیوی
اپنے نام کے ساتھ اپنے
شوہر کا نام جوڑ لیتیں
ہیں، جیسے سبھاشنی
علی، عالیہ اکرم، نفیسہ
کمال، نفیسہ علی
وغیرہ، وغیرہ

ویسے ہی اُمراؤ بیگم
بعد میں اُمراؤ جان بن
گئیں، اپنے نام میں سے
اُمراؤ لیا اور ڈپٹی
کمشنر جان میکانٹائر
اینڈریو کے نام میں
سے جان لے لیا اور بن
گئیں اُمراؤ جان

مرزا ہادی رسوا اپنے
زندگی کے آخری
12 سال حیدرآباد
میں گزارے، مرزا
ہادی رسوا ٹائیفائڈ کے
مرض میں مبتلا تھے،
اُسی میں انتقال ہوا

مرزا کے وفات
کے بعد ترپ باراز
میں راجہ مُرلی
دھر کا باغ، جہاں
مرزا مقیم تھے
اُسی باغ کے عقب
میں تدفین ہوئے

اردو کا کلاسیکی ادب

ڈراما

لیلیٰ مجنوں

از

مرزا محمد ہادی رسوا

مرتبہ

عشرت رحمانی

مجلس ترقی ادب • لاہور

مرزا ہادی رسوا کی پہلی ناول لیلیٰ مجنون تھی

مرزا ہادی رسوا نے 28 کتابیں تصنیف کیں

مرزا ہادی رسوا کی تصنیفات

1. امراؤ جان ادا
2. اختری بیگم
3. خونی عاشق
4. خونی جورو
5. لیلی مجنوں
6. شریف زادے
7. ذات شریف
8. ڈرامہ منظوم
9. افشائے راز
10. بہرام رہائی
11. خونی بھید
12. مثنوی لذت فنا

13. مثنوی بہار مند
14. مثنوی امید وبیم
15. کلیات اردو
16. جوزف آف لاجک (ترجمہ)
17. طلسمات
18. افلاطون کی حکومت جمہوریہ
19. کتاب الاخلاق نقوماجس
20. زیح مرزائی درہئیت
21. تاریخ فلسفہ اسلام
22. مفتاح الفلسفہ
23. حکمت الاشراق
24. معاشرتی نفسیات
25. مبادی علم النفس
26. مفتاح المنطق (دو حصے)
27. کتاب اخلاق ارسطو
28. فیڈرس،لائسیس اور بروطاغورس

اَب دیکھیں ذوالفقار
علی بھٹو کی ماں لکّھی
بائی کراچی کے پیلس
ہوٹل نائٹ کلب کی
رَقّاصَہ (طوائف) تھیں
پاکستانی بُھٹّو کو اپنا
قائد اور وزیر اعظم
مانتے تھے

اصل میں
جن کے آنگن میں
امیری کا شجر لگتا
ہے،
اُن کا ہر عیب
زمانے کو ہنر لگتا
ہے،،
یہ ابتدا سے ہوتا چلا آ
رہا ہے

دنیا میں جو جتنا بڑا
ولی اللہ ہوتا ہے وہ
پردے کے پیچھے اُتنا
ہی بڑا حرا......ہوتا
ہے، خلافتِ عباسیہ کا
طاقتور خلیفہ ہارون
الرشید کی بیوی ایک
رَقّاصہ ہی تھی

دنیا میں بڑے، بڑے
داغدار لوگ خُود ساختہ
پیامبر اور خُدا بن
گئے، اُس کی قوم نے
کبھی تحقیق ہی نہیں کیا
کہ، اُس کا اصل باپ
کون ہے، کس کے
نطفے سے ہے










HAQ O BATIL INDIA 1




archive.org Member:حق و باطل

غیر جانبدار جستجو کا سفر

"حق و باطل" میں خوش آمدید، یہ ایک مفت, آنلائن لائبریری ہے جو زندگی کے بنیادی سوالات کی کھلے ذہن سے کھوج کے لیے وقف ہے۔ یہاں آپ کو وسائل کا ایک متنوع مجموعہ ملے گا - ویڈیوز، کتابیں، تاریخی روایات، فلسفیانہ کام، یہاں تک کہ افسانوی ادب اور مذہبی تنقید - یہ سبھی تنقیدی جائزے کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

ہمارا مشن:

- غیر جانبدار تعلیم: ہم مذہبی تعصب سے پاک تعلیم کو فروغ دیتے ہیں، جو آزاد خیالی اور تنقیدی تجزیے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- سب کے لیے مساوات: ہم نسل، قومیت، مذہب، جنس، یا کسی بھی دوسرے عنصر سے قطع نظر، مساوات کے بنیادی انسانی حق پر یقین رکھتے ہیں۔

UPLOADS LOANS LISTS POSTS REVIEWS COL

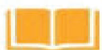
150 Results

> Filters

Sort by: **Date archived** ⌄    

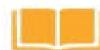


207
archived May 15, 2024

  12  0 0



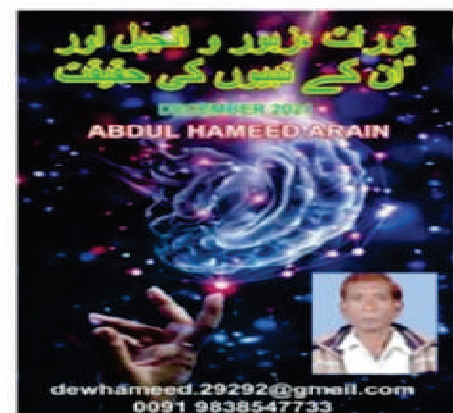
201
archived May 15, 2024

  18  0 0

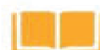


202
archived May 15, 2024

  16  0 0



203
archived May 15, 2024

  8  0 0

https://archive.org/details/@haq_o_batil_230001_india?sort=publicdate

لنک



205

archived May 15, 2024

 6 0 0



204

archived May 15, 2024

 11 0 0



208

archived May 15, 2024

 14 0 0



209

archived May 15, 2024

 16 0 0





https://archive.org/details/@haq_o_batil_230001_india?sort=publicdate لنک